ورلڈ اسلامک فورم کا ترجمان

ماہنامہ الشریعہ
لندن — گوجرانوالہ

جلد ۵ ○ نومبر ۱۹۹۳ء ○ شمارہ ۱۳

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر گوجرانوالہ

رئیس التحریر: ابو عمار زاہد الراشدی

نائب الرئیس: مولانا محمد عیسیٰ منصوری

مدیر: حافظ محمد عمار خان ناصر

فہرست مضامین

مضمون	مصنف	صفحہ
کلمۂ حق	مدیر اعلیٰ	۲
شاہ ولی اللہؒ تاریخ ساز شخصیت	ذوالفقار علی	۵
نئی نسل کی اصلاح اور تربیت	ڈاکٹر محمود احمد غازی	۸
غیر اسلامی ماحول میں اسلامی تشخص	ڈاکٹر سلمان ندوی	۱۱
ہندو صحائف اور نبی اکرمؐ	داؤد عزیز	۱۳
قافلۂ معاد	مدیر اعلیٰ	۲۰
ریشمی رومال تحریک کا اصل نام برلن پلان تھا		۲۵
مغربی مسلمانوں کے مسائل	مولانا مجاہد الاسلام قاسمی	۲۷
مولانا سندھی کی یاد میں لندن اور برمنگھم میں تقریبات		۲۹
گلاسگو میں نظام شریعت کانفرنس		۳۲
ورلڈ اسلامک فورم کی مرکزی کونسل کا سالانہ اجلاس		۳۹
ورلڈ اسلامک فورم کی سرگرمیاں		۴۶

ادارۂ تحریر

مولانا مفتی محمد عیسیٰ گورمانی ــــ گوجرانوالہ
قاضی محمد رویس خان ایوبی ــــ میرپور
پروفیسر غلام رسول عدیم ــــ گوجرانوالہ
حاجی محمد فیاض خان سواتی ــــ گوجرانوالہ
حافظ محمد اقبال رنگونی ــــ مانچسٹر
الحاج ناصر الدین خان ــــ گوجرانوالہ
انجینئر طارق محمود ــــ برمنگھم
حافظ گلزار احمد آزاد ــــ گوجرانوالہ
مولانا تمیز الدین قاسمی ــــ برطانیہ

مجلس مشاورت

مولانا محمد یونس پٹیل ــــ ڈربن جنوبی افریقہ
الحاج غلام قادر ــــ لندن
حاجی محمد اسلم ــــ
مولانا محمد اختر کاشمیری ــــ نیویارک
میر افتخار احمد ــــ لندن
مولانا کلام احمد ــــ
مولانا محمد فاروق سلطان ــــ کوپن ہیگن
حافظ سید سعید احمد شاہ ــــ ٹورنٹو

انتظامیہ

حافظ عبد الرحمن ضیاء
حافظ ناصر الدین خان عامر

زر خریداری

فی پرچہ دس روپے — سالانہ ایک سو روپیہ
یورپ ــــ دس برطانوی پونڈ
امریکہ ــــ پندرہ ڈالر
مڈل ایسٹ ــــ پچاس سعودی ریال

ترسیل زر کے لیے

○ ماہنامہ الشریعہ اکاؤنٹ نمبر ۱۲۶۰
حبیب بینک تھانے والا بازار گوجرانوالہ
○ منیجر ماہنامہ الشریعہ
جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ

ناشر

حافظ محمد عبد المتین خان زاہد

کمپوزنگ: سعید کمپوزرز
۶۲۹ ۔ بی سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ فون ۲۱۳۴۸۰ ۔ ۲۵

طابع: مسلم اخوت پرنٹرز نیکلسن روڈ، لاہور

WORLD ISLAMIC FORUM
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 (UK)
TEL : 071 - 737 - 8199

خط و کتابت کے لیے

الشریعہ اکیڈمی
پوسٹ بکس ۳۳۱ گوجرانوالہ پاکستان فون ۲۱۹۶۶۳ ۔ ۲۳۱

مسلم ممالک میں ریاستی جبر کا شکار دینی تحریکات

روزنامہ جنگ لاہور ۲۲ اکتوبر ۹۴ء کی ایک خبر کے مطابق مراکش کے دارالحکومت رباط میں ۴۱ مسلم ممالک کے وزرائے مذہبی امور کی دو روزہ کانفرنس کے شرکاء نے ایک قرار داد کے ذریعہ مذہبی جنونیت اور کٹرپن کی مخالفت کی ہے اور اسلامی ممالک پر زور دیا ہے کہ اسلامی ثقافت کو فروغ دیں اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پھیلائیں۔

مذہبی جنونیت اور کٹرپن کے خلاف کافی عرصہ سے منظم مہم چلائی جارہی ہے جس میں مغربی ممالک کی حکومتیں' لابیاں اور ذرائع ابلاغ پیش پیش ہیں اور بنیاد پرستی کی مخالفت کے نام پر مسلم ممالک میں دینی بیداری اور اسلامی نظام کے نفاذ کی تحریکات کو ہدف تنقید بنا رہی ہیں' جبکہ مسلم ممالک کی حکومتیں اور سیکولر لابیاں بھی اس مہم میں ان کے ساتھ شریک ہیں اور اس طرح عالمی سطح پر کیمونزم اور مغربی جمہوریت کی سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد ایک نئی سرد جنگ کا آغاز ہوگیا ہے جس میں ایک طرف عالم اسلام کی دینی تحریکات ہیں جو مسلم معاشرہ میں قرآن و سنت کے احکام و قوانین کی مکمل عملداری کے لیے سرگرم عمل ہیں' اور دوسری طرف دنیا بھر کی غیر مسلم اور مسلم حکومتیں اور لابیاں ہیں جو اسلامی بیداری کی تحریکات کو بنیاد پرست' جنونی اور کٹرپن کے حامل قرار دے کر ان کی مخالفت اور کردار کشی کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں۔

عالم اسلام کی صورت حال یہ ہے کہ بیشتر مسلم ممالک میں دینی جماعتیں اور عوام اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد میں مصروف ہیں جنہیں سب سے زیادہ اپنے ملک کے مسلم حکمرانوں کی مخالفت کا سامنا ہے اور بعض ممالک میں دینی تحریکات ریاستی جبر اور تشدد کا

مسلسل نشانہ بنی ہوئی ہیں جن میں مصر' شام' تیونس اور الجزائر بطور خاص قابل ذکر ہیں اور اب سعودی عرب میں سرکردہ علماء کرام اور ان کے رفقا کی گرفتاریوں نے اس صورت حال کو اور زیادہ افسوسناک بنا دیا ہے۔

اس وقت تک حاصل ہونے والی معلومات کے مطابق سعودی عرب میں الشیخ سلمان العودہ اور الشیخ سفر الحوالی جیسے سرکردہ علماء کرام صرف اس جرم میں پابند سلاسل ہیں کہ وہ عالم اسلام بالخصوص عرب ممالک پر امریکہ کی بالادستی کی مخالفت کر رہے ہیں اور بادشاہت کی بجائے قرآن و سنت کے مطابق شرعی حقوق کی بحالی کا مطالبہ کر رہے ہیں' جبکہ شام میں علماء کی ایک بڑی تعداد جیلوں میں بند ہے اور بہت سے سرکردہ علماء کرام جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اس طرح مصر میں علما اور دینی کارکنوں پر زندگی تنگ کر دی گئی ہے اور الجزائر کی صورت حال تو عالمی ضمیر کے لیے چیلنج کی حیثیت اختیار کر گئی ہے جہاں اسلامی قوتوں نے تشدد اور طاقت کا راستہ اختیار کرنے کی بجائے الیکشن اور ووٹ کا راستہ اپنایا اور انتخابات میں اکثریت حاصل کر لی مگر ووٹ کے اس فیصلہ کو گولی کی قوت کے ذریعہ مسترد کر دیا گیا اور جمہوریت اور انسانی حقوق کا شب و روز ڈھنڈورا پیٹنے والی مغربی حکومتیں اور لابیاں الجزائر کے عوام کے جمہوری فیصلہ اور انسانی حقوق کے کھلم کھلا پامالی پر نہ صرف خاموش تماشائی ہیں بلکہ اپنا وزن گولی اور طاقت کے پلڑے میں ڈالے ہوئے ہیں۔

اس پس منظر میں جب ہم مسلم ممالک کے وزرائے مذہبی امور کو مذہبی جنونیت اور کٹرپن کی مخالفت میں متفق دیکھتے ہیں تو ہمیں وہ اسلام اور عالم اسلام کی تحریکات کے خلاف مغربی ممالک کی وکالت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہم بذات خود نفاذ اسلام کی جدوجہد کو تشدد اور طاقت کے ذریعہ آگے بڑھانے کے حق میں نہیں ہیں اور منطق و استدلال اور رائے عامہ کی قوت کے صحیح استعمال کو ہی غلبہ اسلام کے لیے صحیح اور محفوظ ذریعہ خیال کرتے ہیں' لیکن رباط میں جمع ہونے والے وزرائے مذہبی امور سے یہ ضرور پوچھنا چاہتے ہیں کہ جب اسلام کے غلبہ و نفاذ کی پرامن تحریکات کا حشر الجزائر کی طرح ہوگا اور مسلم عوام کے اکثریتی فیصلہ کو گولی کی طاقت سے مسترد کر کے انہیں غیر اسلامی نظام کے تحت زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جائے گا تو اس ریاستی جبر کے ردعمل کو آخر کس طرح پر

امن رکھا جاسکے گا؟ ہم دیانتداری کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ بعض مسلم ممالک کی دینی تحریکات میں اگر تشدد کا عنصر داخل ہوگیا ہے تو یہ ان ممالک کی حکومتوں کے ناروا طرز عمل اور ریاستی جبر کا فطری رد عمل ہے اور اس پر دینی تحریکات کو کوسنے کی بجائے ان مسلم ممالک کی حکومتوں کو اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔

مسلم ممالک کے حکمران نوشتہ دیوار پڑھیں اور مغربی استعمار کی وکالت کرنے کی بجائے مسلم عوام کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے مغرب کے نو آبادیاتی استعماری نظام سے نجات اور قرآن و سنت کے نظام کے نفاذ کا اہتمام کریں اور اپنے مغربی آقاؤں کی اس تاریخ کو یاد رکھیں کہ وقت آنے پر یہ ایران کے رضا شاہ پہلوی اور فلپائن کے مارکوس جیسے وفاداروں کی آہوں اور سسکیوں پر توجہ دینے کا تکلف بھی نہیں کیا کرتے۔

تبلیغ اسلام کے لیے دو میدان ہیں: ایک خارجی' دوسرا داخلی۔ خارجی میدان وہ ہے کہ جہاں غیر مسلم قوتیں ہیں' جہاں غیر مسلمین میں تبلیغ کرنی ہے۔ داخلی سے مقصود یہ ہے کہ جہاں تک مسلمانوں کے اعمال و عقائد کا تعلق ہے' جس میدان میں مسلمانوں کے اخلاق و عادات کی اصلاح کی ضرورت ہے' کیا انہیں وہاں حقیقی اسلام کا جلوہ نظر آرہا ہے؟ نہیں تو اسلام کی تبلیغ کا اہم میدان داخلی ہے۔ کیونکہ ہم سے اس کی جلوہ فرمائی دور ہوگئی ہے۔ ہماری آنکھیں حقیقی اسلام کے جلوؤں کو ڈھونڈتی ہیں' لیکن نہیں دیکھتیں۔ اس لیے صورت حال کو بدل ڈالنے کے لیے ہم سنبھلیں اور قدم اٹھائیں۔

اسلام کی بیرونی تقویت اور اشاعت اسلام خارجی کے لیے ضروری ہے کہ ان میں جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں اور پھیلی ہوئی ہیں' ہم ان کو دور کریں۔ اس کے ساتھ ہی یہ اندازہ کریں کہ فکری زندگی کس رخ جارہی ہے اور وہ کس چیز کی ضرورت محسوس کر رہی ہے۔ اس کے بعد ہم ان کی ضرورت کی تمام چیزیں اسلام کے خزانے سے نکال کر ان کے سامنے رکھ دیں تو ممکن نہیں کہ وہ کسی اور چوکھٹ پر سرجھکا دیں۔

(ابو الکلام آزاد)

ذوالفقار علی ایم اے

شاہ ولی اللہؒ ایک تاریخ ساز شخصیت

شاہ ولی اللہ وہ نادر روزگار شخصیت ہیں جن کی تعلیمات سے رہتی دنیا تک انسانیت مستفیض ہوتی رہے گی۔ انبیا علیہم السلام کے بعد دنیا میں کم ہی ایسی شخصیات پائی گئی ہیں جن کے افکار نے دنیا سے اپنی حقیقت منوائی ہو۔ عالم اسلام میں آپ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے شریعت کا فلسفہ مدون کیا اور عقائد و اعمال کی حکیمانہ تشریح کی اور اسرار و رموز کو اور کلی و جزوی احکام کو فلسفہ کے ساتھ اس طرح بیان کیا کہ شریعت با آسانی سمجھ آ جاتی ہے۔

آپ کے والد محترم شاہ عبدالرحیم بھی جید عالم دین تھے۔ فتاویٰ عالمگیریہ کی نظر ثانی اور اصلاح کا کام آپ نے ہی کیا تھا اور مدرسہ رحیمیہ کے بانی آپ ہی تھے۔

شاہ صاحب کے صاحبزادوں نے بھی اپنے باپ اور دادا کی تقلید میں کام کرتے ہوئے نام پایا ہے۔ شاہ عبدالعزیز' شاہ رفیع الدین' شاہ عبدالقادر اپنے وقت کے مشہور مفسر و محدث ہوئے' جبکہ چوتھے بیٹے شاہ عبدالغنی خود تو مشہور نہ ہوئے' مگر آپ کے صاحبزادے شاہ اسماعیل شہید نے سکھوں کے خلاف جہاد شروع کر کے ایک نئی تاریخ رقم کی اور بالاکوٹ میں شہید ہوئے۔

شاہ صاحب کے کارنامے

شاہ صاحب نے ۱۱۴۴ھ میں مکہ مکرمہ میں خواب دیکھا تھا' جس میں آپ کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ ہندوستان میں آپ کی مساعی جمیلہ سے مسلمانوں کے اندر پائے جانے والے

مفاسد کا تدارک ہوگا اور دینی و سیاسی امامت آپ کو ملے گی۔

۱۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ "فتح الرحمان" کیا۔

۲۔ آپ نے تقلید کے بجائے اجتہاد کی راہ اپنائی۔

۳۔ امت کے مختلف طبقات کی اصلاح کے لیے کوشش شروع کر دی۔

۴۔ حدیث کے احیاء کے لیے مدرسہ رحیمیہ میں کام شروع کیا' اور یہ مدرسہ برصغیر میں اولین دار الحدیث کہلایا۔

۵۔ اسرائیلیات اور ضعیف روایات کو ترک کر کے کتاب و سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دی۔

۶۔ آپ نے فقہ میں اجتہاد کو ہر دور میں فرض کفایہ قرار دیا اور جامد و اندھی تقلید کی مذمت کی۔

۷۔ مختلف فقہی مسالک میں صلح اور تطبیق پیدا کرنے کی کوشش کی' فقہا و صوفیا میں صلح کرائی اور فقہائے محدثین کا ایک گروہ تیار کیا۔

۸۔ آپ نے شیعہ و سنی اختلاف کو ختم کرنے کی بھی بھرپور کوشش کی۔ آپ نے عالی سینوں کے تشدد اور شیعوں کی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لیے "ازالتہ الخفا من خلافتہ الخلفا" تحریر کی۔

۹۔ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے مسئلہ پر اختلاف کے سبب شریعت و تصوف میں تطبیق پیدا کی۔ آپ نے مذہب کی "رسوم" کے بجائے مذہب کی اصل روح پر زور دیا۔

سیاسی نظریات

شاہ صاحب نے اصلاح معاشرہ کے ساتھ ساتھ اہل سیاست کو بھی اصلاح کی ترغیب دی اور خود سیاست سے باہر رہ کر اہل سیاست کو متاثر کیا آپ نے نجیب الدولہ کو سیاسی لحاظ سے مضبوط کیا اور اسلام کے دفاع کی ترغیب دی۔ آپ نے مرہٹوں کے بڑھتے ہوئے عزائم کو خاکستر کرنے کے لیے احمد شاہ ابدالی کو دعوت دی جس نے پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کو شکست فاش دی۔

آپ مرکزیت اور متحدہ ہندوستان کے قائل تھے۔ اس کے لیے آپ نے تجاویز اور نیا دستور پیش کیا۔ آپ نے عدل و انصاف کے رائج کرنے اور تمام مسلمانوں کو یکساں حقوق عطا کرنے کے داعی تھے۔ کیوں نہ ہوتے کہ آپ کی رگوں میں فاروقی خون دوڑتا تھا۔

مخالفت و ابتلا

اہل حق کو مخالفت اور ابتلا کا جس طرح سامنا کرنا پڑتا ہے' شاہ ولی اللہ بھی اس سے نہ بچ سکے۔ قرآن مجید کے ترجمہ کرنے کے سبب شہر کے علماء آپ کے مخالف ہوگئے اور فتویٰ لگا کر قتل کرنے کے درپے ہوگئے۔ جامع مسجد فتح پور دھلی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ بے پناہ ہجوم آپ پر پڑھ دوڑا۔ خوش قسمتی سے وہاں سے بچ نکلے۔ بعد میں حالات سے پریشان ہو کر مکہ مکرمہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد واپس آئے تو نجف علی خان نے ہاتھوں کو بے کار کروا دیا تاکہ کچھ لکھ نہ سکیں۔

آپ نے اپنے پیچھے ۴۳ عدد مشہور و معروف کتب چھوڑیں' اور چار عالم و فاضل بیٹے امت کو ترکے میں دیے۔

> نوع انسانی کے عام افراد اخلاق اور اعمال صالحہ کے زیور سے آراستہ نہیں ہوتے اور حیوانی خواہشات' ردی اخلاق اور تخریبی اعمال کی شکل اختیار کر کے ان پر غالب ہوتی ہیں' اس لیے عموماً" ان سے ناشائستہ حرکات سرزد ہوتی ہیں جن کا شہریت و مدنیت کے نظام صالح پر برا اثر پڑتا ہے اور اس میں مختلف قسم کی معاشرتی اور اخلاقی فساد اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایسے لوگوں کی اصلاح ضروری ہوتی ہے اور وہ زجر و توبیخ کے محتاج ہوتے ہیں اور ان کی اصلاح کے لیے عدل و انصاف پر مبنی قانون سزا کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ ہر شخص ہر آدمی کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتا اور نہ ہر شخص کے حق میں معمولی زجر و توبیخ مفید و کارگر ثابت ہوتی ہے اس لے بعض اوقات قوت کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔ خواہ اس کی تنفیذ کوئی جماعت کرے جو مفسد کو قابو کرے یا شخص واحد جس کا لوگوں پر اس قدر تسلط اور دبدبہ ہو کہ اس کے حکم سے انحراف کرنا ان کے لیے تقریباً" ناممکن ہو۔
>
> (البدور البازغہ' مترجم ص ۱۹۳)

نئی نسل کی فکری اصلاح اور ذہنی تربیت کی اہمیت

۶ر اگست ۹۴ء کو اسلامک کلچرل سنٹر ریجنٹ پارک لندن میں ورلڈ اسلامک فورم کے دوسرے سالانہ تعلیمی سیمینار سے دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر محمود احمد غازی کا خطاب:

آج دنیائے اسلام جس افراتفری' بے مقصدیت اور انحطاط کا شکار ہے' اس کی مثال ماضی کے کسی بحران میں نہیں ملتی۔ اسلامی تاریخ کی شاید ہی کوئی صدی ایسی گزری ہو جس میں مسلمانوں کو کسی بڑی آزمائش اور بحران سے دوچار ہونا نہ پڑا ہو' لیکن تاریخ شاہد ہے کہ مسلمان ہر آزمائش اور بحران میں سرخرو ہوئے اور بڑی کامیابی سے اس سے عہدہ برآ ہوئے۔

یونانیوں کے علوم و فنون کے استیلا اور غلبہ کا مسئلہ ہو' تاتاریوں کی یورش ہو' ہندوستان میں ہندو اساطیر کے زیر اثر غیر اسلامی تصوف کا عروج ہو' ان سب مسائل کا مسلمان اکابر و عوام نے بڑی کامیابی سے سامنا کیا۔ لیکن مغربی تہذیب کا غلبہ ایسا وسیع الاطراف اور کثیرالجہات بحران لے کر آیا ہے کہ جس سے عہدہ برآ ہونے کی کوئی صورت ابھی تک واضح نہیں ہوئی۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ماضی کے سارے مسائل و مشکلات زندگی کے کسی ایک پہلو پر اثر انداز ہوتے تھے اور زندگی کے دوسرے پہلو اس سے محفوظ رہتے تھے۔ یونانیوں کے علوم کا فتنہ اہل علم کے ایک بہت ہی محدود طبقہ میں منحصر تھا' جس کی تعداد امت میں شاید ایک فی ہزار بلکہ ایک فی لاکھ بھی نہ ہو گی۔ امت کے بقیہ افراد اس سے بالکل لاتعلق اور بے زار رہے اور یوں اس فتنہ کے اثرات سے عام آدمی ذرہ برابر متاثر نہ ہوا۔ یہی حال بقیہ

تمام بحرانوں کا ہوا۔ اس کے برعکس مغربی تہذیب و تمدن کا لایا ہوا بحران ہمہ جہت اور کثیر الاطراف ہے۔ اس کے نتیجہ میں مسلمان سیاسی طور پر کمزور' عسکری طور پر شکست خوردہ' معاشی طور پر محتاج' فکری طور پر غلام' تہذیبی طور پر مغرب کے طفیلی اور تمدنی طور پر استعمار کے حاشیہ نشین بن کر رہ گئے ہیں۔ ان میں سے ہر پہلو دوسرے پہلو پر اثر انداز ہوتا ہے اور یوں صورت حال دن بدن بد سے بد تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

آج حالت یہ ہے کہ سیاسی کمزوری کے نتیجہ میں عسکری کمزوری پیدا ہو رہی ہے اور عسکری کمزوری کا نتیجہ معاشی بد حالی اور اقتصادی غلامی کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اقتصادی غلامی سے ذہنی مرعوبیت پیدا ہو رہی ہے' جس سے فکری آزادی کے سارے تصورات مٹتے چلے جا رہے ہیں۔ اور جوں جوں فکری غلامی کی جڑیں گہری ہو رہی ہیں' ہم ثقافتی اور تہذیبی میدانوں میں تیزی سے مغرب کے حاشیہ نشین اور نقال بنتے جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ حاشیہ نشینوں اور نقالوں اور طفیلیوں میں سیاسی قوت پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔

اس صورت حال میں یہ امر بڑا اہم ہے کہ کام کا آغاز کہاں سے ہو۔ گزشتہ پچاس ساٹھ سال کے دوران میں سارے ممکنہ نسخے آزمائے گئے ہیں' لیکن صورت حال روز بروز ابتری کی طرف مائل ہے۔ مغرب کے سیکولر جمہوری نظام سے لے کر ترقی پذیر معاشیات کے سارے گر اپنائے گئے' لیکن نتیجہ جو کچھ نکلا وہ سب کے سامنے ہے۔

حضرت امام مالکؒ نے بہت خوب فرمایا تھا' لا یصلح اخر ھذہ الامۃ الا بما صلح بہ اولھا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے فکری اصلاح فرمائی۔ لوگوں کے ذہن بدلے۔ غلط تصورات اور عقائد کو لوگوں کے ذہنوں سے نکالا اور پھر ایک ایک کر کے دوسرے امور کی اصلاح فرمائی اور یوں ایک مکمل اسلامی زندگی وجود میں آئی۔

آج بھی آغاز کار فکری اصلاح اور ذہنی تربیت ہی کے کام سے ہونا چاہیے جس کے لیے سب سے پہلے تعلیم اور ابلاغ کے میدانوں میں کام کرنا ضروری ہے۔ جس طرح ہر دور کی ایک زبان' ایک عرف اور محاورہ ہوتا ہے' اسی طرح ہر دور کے علوم فکری مسائل اور رکاوٹیں بھی الگ ہوتی ہیں۔ فکری اصلاح اور ذہنی تربیت کے کام میں ان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ خود ہمارے فقہاء کرام نے فقیہ کے لیے فقیہ النفس اور فقیہ الاجتماع ہونا ضروری

قرار دیا ہے۔

ان حالات میں تعلیم و تربیت کا نظام اور نصاب سب سے اہم مسئلہ کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ آج اہل علم کی ایسی نسل درکار ہے جو دور جدید کے علوم و مسائل اور معاصر افکار و حوادث پر گہری ناقدانہ بصیرت کے ساتھ ساتھ اسلامی علوم کے شناور ہوں۔ جس دور اور علاقہ میں اسلام کے نفاذ کی بات کی جائے گی' وہاں اس دور اور علاقہ کی ذہنی ساخت اور فکری الجھنوں کو سمجھے اور صاف کیے بغیر اسلام کی بات آگے نہیں بڑھ سکتی۔

بین الاقوامی یونیورسٹی کا قیام اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے عمل میں لایا گیا ہے۔ اس میں جدید علوم کے براہ راست تنقیدی مطالعہ کے ساتھ ساتھ اسلامی علوم' حدیث' تفسیر' فقہ' کلام وغیرہ میں مہارت پیدا کرائی جاتی ہے۔ یہ تجربہ بڑا حوصلہ افزا ہے اور اس کے ان شاء اللہ دیرپا اور انقلابی اثرات مرتب ہوں گے۔

لیکن یہ ایک طویل المیعاد کام ہے اور اس کے نتائج سامنے آنے میں وقت لگے گا۔ اس لیے فوری اور قلیل المیعاد نوعیت کے منصوبوں کے لیے دعوۃ اکیڈمی اور شریعہ اکیڈمی کے نام سے دو ادارے قائم کیے گئے ہیں جو مختصر دورانئے کے بہت سے تربیتی پروگرام پیش کرتے ہیں۔ ان دونوں اداروں کے زیر انتظام متعدد خط و کتابت کورسز بھی شروع کیے گئے ہیں' جن میں اب تک بیس بائیس ہزار افراد گھر بیٹھے شرکت کر چکے ہیں۔ اب ان کا دائرہ بیرونی ممالک تک پھیلایا جارہا ہے۔ اسلام کے لیے جگہ جگہ علاقائی مراکز قائم کیے جائیں گے۔ مجھے خوشی ہے کہ اس سلسلہ کا پہلا علاقائی مرکز ورلڈ اسلامک فورم کے زیر اہتمام نوٹنگھم میں شروع ہوا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کوشش کو کامیاب' مقبول اور بااثر بنائے۔

غیر اسلامی ماحول میں اسلامی تشخص

۶ر اگست ۹۴ء کو اسلامک کلچرل سنٹر ریجنٹ پارک لندن میں ورلڈ اسلامک فورم کے دوسرے سالانہ تعلیمی سیمینار سے شعبہ اسلامیات ڈربن یونیورسٹی (جنوبی افریقہ) کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر سید سلیمان ندوی کا خطاب:

آپ حضرات نے جس زہریلے ماحول میں سکونت کا فیصلہ کیا ہے' اس میں اگر زہر کے اثرات سے بچنے کے لیے تریاق حاصل نہ کیا تو پھر آپ کے اسلامی تشخص کی موت یقینی ہے۔ آج کل تو مسلم ممالک میں بھی اسلامی ماحول کا قائم رکھنا محال ہو رہا ہے' چہ جائیکہ غیر مسلم ممالک میں۔ اس لیے اگر بحیثیت مسلمان کے یہاں رہنا ہے تو پھر اس کے لیے جد و جہد کرنی ہو گی۔ اس ماحول کے مناسب تعلیم و تربیت کا نظام قائم کرنا ہو گا۔

مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ اس مجلس میں نوجوان یا اسکول و کالج کے طلبا موجود نہیں ہیں۔ جن کی تعلیم و تربیت کے نظام کے سلسلہ پر ہم گفتگو کر رہے ہیں' وہی لوگ یہاں موجود نہیں۔ جن کے مستقبل کا ہم فیصلہ کر رہے ہیں وہی لوگ جب یہاں موجود نہیں تو کس طرح اس کا نظم ہو گا۔

یہاں کی وہ نسل جو یہاں پیدا ہوئی ہے' اس کی مادری زبان تو اب انگریزی ہے۔ آپ حضرات نے اگر ان سے انگریزی میں رابطہ نہیں کیا تو آپ کے اور ان کے درمیان کوئی رابطہ قائم نہ ہو گا۔ ہمارے علما اور مدرسہ کے معلمین کے لیے ضروری ہے کہ انگریزی سیکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کا اہتمام فرمایا کہ جو رسول بھی کسی قوم کی طرف مبعوث کیا' اس قوم کی زبان کا علم بھی اس رسول کو دیا تاکہ قوم کو اس کی زبان میں تعلیم و ہدایت دیں۔ یہ تو معمولی سمجھ کی بات ہے کہ جن لوگوں سے بھی گفتگو کرنی ہے ان کی زبان سیکھنا پڑے گی۔ علما اور نوجوانوں کے درمیان فاصلہ و بعد بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے

کہ نوجوان علما کی زبان نہیں سمجھتے اور علما نوجوانوں کی زبان نہیں سمجھتے' اس لیے یہ ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات اور مدرسہ میں دینیات کے لیے انگریزی زبان کا اہتمام کیا جائے۔ یہ ایک حقیقت ہے اس کا سامنا کرنا ہو گا۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے ایک کان میں اذان اور ایک کان میں اقامت کہی جاتی ہے۔ اس عمل سے ماں باپ یہ ظاہر کرتے ہیں اور اللہ کے سامنے عہد کرتے ہیں کہ اس بچہ کو مسلمان رکھنا ہے اور یہ بچہ مسلمان ہے۔ پھر اس کے بعد والدین اس کا نام بھی عبداللہ یا عبد المجید یا جلیل رکھتے ہیں۔ پھر اس عمل سے دوبارہ اس کا اظہار ہوتا ہے کہ جو نام ہم نے دیا ہے وہ اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ یہ بچہ مسلمان ہے۔ یعنی اسلامی تشخص کے اظہار کا یہ بھی ذریعہ ہے۔ غرض اسلامی تشخص کے قیام کی بنیاد پیدائش کے وقت سے ہی پڑ جاتی ہے۔ اگر بچے کو مسلمان رکھنا ہے تو اس تشخص کو قائم رکھنے کے لیے اور اس کو قوی کرنے کے لیے بچوں اور نوجوانوں کی دینی و فکری تربیت اسلامی کرنی ہو گی۔ تعلیم و تربیت کی پہلی منزل وہ ہوتی ہے جب بچے کو پورا شعور نہیں ہوتا ہے اور بچہ بے چوں و چراں والدین کی بتائی ہوئی چیزوں کو قبول کر لیتا ہے اور اس کو صحیح سمجھتا ہے۔ اگر اس عمر کے بچہ کو یہ بتایا جائے کہ گدھا دراصل گھوڑا ہے تو وہ گدھے کو گھوڑا سمجھے گا' لیکن شعور کے بعد فرق سمجھ جائے گا۔ بچوں کی تعلیم کا ایک دور وہ ہوتا ہے جب والدین بچہ کے ذہن میں اسلامی تعلیمات کو تکرار کر کے بٹھاتے ہیں' جس کو انگریزی میں(Indoctoration) کہتے ہیں۔ اس مرحلہ کے بعد بچے کا وہ دور آتا ہے جب وہ شعور حاصل کرتا ہے اور تعلیمات کو بے سمجھے بوجھے انڈوکٹریشن کے ذریعہ قبول نہیں کرتا بلکہ سوالات کرتا ہے اور علمی الجھنوں کا حل طلب کرتا ہے۔ پھر یہی بچہ آگے بڑھ کر جوانی کی حدود میں قدم رکھتا ہے اور اسکول و یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے جاتا ہے۔ اب یہ نوجوان پہلی بار اسلامی لٹریچر کے مخالف لٹریچر کا مطالعہ کرتا ہے اور روزانہ غیر اسلامی ادب و تہذیب کا سامنا کرتا ہے۔ یہی وہ نازک مرحلہ ہے کہ اگر اس نوجوان کی صحیح اسلامی ذہنی و فکری تعلیم کی گئی تو راہ راست پر رہے گا ورنہ پھر ہاتھ سے نکل جائے گا۔

صرف تعلیم کافی نہیں' علم برائے علم بے کار ہے جب تک کہ علم کے ساتھ اس کی صحیح ذہنی و فکری اسلامی تربیت نہ کی جائے۔ ذہن و فکر اور دل و نگاہ بدلنے کے لیے محنت کرنی پڑے گی۔ شاعر اسلام علامہ اقبال کے بقول

خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

صحیح اسلامی ذہنی و فکری تعلیم کے لیے صرف صحیح نصاب کا ہونا کافی نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں بنیادی کردار معلم و استاذ کا ہے۔ نصاب کیسا ہی کمزور و ناقص ہو' اگر استاذ کی فکر و عقیدہ صحیح ہے تو طالب علم کے ذہن و فکر کو بھی صحیح غذا پہنچے گی۔ اس لیے ضرورت ہے کہ اسلامی دینی تعلیم کے معلمین کے لیے بھی تعلیم و تربیت کا نظام قائم کیا جائے تاکہ وقت و ماحول کے تقاضوں کے مطابق بچوں اور نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہو سکے۔

اگر آپ حضرات نے اسلامی تشخص کے تحفظ کے لیے جد و جہد نہیں کی تو برطانیہ میں مسلمان بحیثیت مسلمان باقی نہ رہیں گے اور آئندہ کا مورخ برطانیہ کے مسلمانوں کے لیے وہی فیصلہ دے گا جو اسپین و سسلی کے مسلمانوں کے لیے دیا۔ مسلمان باقی نہیں ہوں گے' لیکن اسلام یقیناً" کسی نہ کسی گوشہ میں باقی رہے گا۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

نوجوانوں سے قریب ہونے کی ضرورت ہے' ان کو اعتماد میں لینے کی ضرورت ہے' ان کو اپنے ساتھ لے کر چلنے کی ضرورت ہے۔ ایسے دلچسپ تعلیمی پروگرام بنائیں جو مسلم نوجوانوں کے ذہن و فکر کو مطمئن کر سکیں اور ان سے رابطہ قائم کرنے کے لیے انگریزی سیکھیں اور ذریعہ تعلیم بھی انگریزی کو بنائیں۔ آپ چونکہ برطانیہ میں ہیں' اس لیے کہہ رہا ہوں کہ انگریزی سیکھیں۔ اگر آپ عرب میں ہوں تو عربی ذریعہ اظہار و تعلیم ہو گا۔ اگر جرمنی میں ہوں گے تو جرمن ذریعہ ربط و تعلیم ہوگی۔ اگر آپ نے غفلت برتی تو یہ مسلم نوجوان ہاتھ سے نکل جائے گا۔ کہیں یہاں کا حال بھی اسپین و سسلی کا نہ ہو اور اقبال جیسے شاعر کو برطانیہ کے ساحل سے گزرتے ہوئے کہیں وہ نہ کہنا پڑے جو اقبال نے سسلی کے پاس سے گزرتے ہوئے کہا تھا:

دیکھ لے دل کھول کے اے دیدہ خوں نابہ بار
وہ نظر آتا ہے تہذیب حجازی کا مزار

جناب داؤد عزیز

ہندو صحائف میں

جناب نبی اکرمؐ کے بارے میں پیش گوئیاں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیا اور رسولوں پر فضیلت کی چند اہم ترین وجوہات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کے برعکس آنے والے تمام زمانوں اور اقوام کے لیے مبعوث فرمایا گیا تھا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا میں سے بیشتر جن کا ذکر قرآن میں ہے، بنی اسرائیل سے تھے جبکہ باقی اپنے اپنے زمانوں میں دنیا کے مختلف خطوں میں منصب رسالت سے سرفراز فرمائے گئے تھے۔ جیسا کہ قران مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ "ہم نے ہر قوم کی رہنمائی کے لیے پیغمبر بھیجے۔" یہ بات اہم ہے کہ تقریباً ہر نبی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت اور فضیلت کے مد نظر اپنی قوم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بارے میں آگاہ کیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور دیگر مذہبی کتب میں تحریف کے باعث یہ پیش گوئیاں یا تو دھندلا گئیں اور یا پھر سرے سے ہی غائب کر دی گئیں۔ دنیا کے قدیم مذہبی صحائف میں یہ پیش گوئیں ابھی بھی اہل نظر کے سامنے ہیں، لیکن اب چونکہ محض تراجم ہی دستیاب ہیں لہٰذا ان کو اتنا الجھا دیا گیا ہے کہ ایک عام ذہن کے لیے انہیں تلاش کرنا آسان کام نہیں رہا۔

مختلف زمانوں میں صاحب علم و نظر نے خاص طور سے اولڈ اور نیو ٹسٹامنٹ کو کھنگال کر تحریف شدہ کتب میں سے بھی چند پیش گوئیاں نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق دنیا کے سامنے رکھی ہیں، لیکن اتنی تحقیق کسی اور مذہب کی کتب کے بارے میں

نہیں ہوئی۔ یہودی اور عیسائی مذاہب سے متعلق تحقیقات اگرچہ فطرت کے تقاضے کے عین مطابق ہیں، کیونکہ قرآن کا بیشتر حصہ انہیں سے مخاطب ہے، لیکن دوسرے بڑے مذاہب کی کتب سے صرف نظر بھی دانائی نہیں جب کہ ان کے پیروکار بھی یہ دعوی کرتے ہوں کہ ان کی کتب بھی آسمانی کلام ہیں، حقیقت میں بائبل سے بھی پرانی مانی جاتی ہیں۔

ذرا غور فرمایئے کہ حیدر آباد دکن کے ضلع دولت پور میں ہزاروں برس قدیم اجنتا اور ایلورا کے غار ہیں جنہیں ہندو متبرک مانتے ہیں۔ ان میں ہزاروں سال پرانی تصاویر ہیں جو ہندو مت کی چند دیو مالائیں بیان کرتی ہیں۔ ان میں سے سولہواں غار "رنگ محل" کہلاتا ہے جس میں وشنو (خدا) کے دس اوتاروں (رسولوں) کی تصاویر بنی ہوئی ہیں۔ ان میں سے آخری یعنی دسویں اوتار کی صرف سواری کی تصویر ہے جس پر وہ بیٹھ کر آئے گا۔ یہ اس لیے کہ اس وقت ہندوؤں کے مطابق آخری اوتار کا ابھی ظہور نہیں ہوا تھا اور انہوں نے عالم کشف میں محض اس کی سواری دیکھی جسے تصویر میں محفوظ کرلیا۔ اس سواری کو وہ "کلکی وہان" یعنی کلکی اوتار کی سواری کہتے ہیں۔ یہ سواری اپنی شباہت میں ہو بہو مستند احادیث میں بیان کردہ سفر معراج کی سواری "براق" جیسی ہے۔ مزید یہ کہ کلکی اوتار کا مطلب "بت شکن" بنتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے علاوہ کسی پر پورا نہیں اترتا۔ مزید تصدیق کے لیے مدراس سے جاری ایک انگریزی روزنامہ "دی ہندو" کا سرورق دیکھا جا سکتا ہے جس کے مونوگرام میں ہاتھی کے ساتھ "کلکی وہاں" کی تصویر موجود ہے۔

ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ ان کے پاس موجود "وید" انسانی تاریخ میں سب سے پرانا کلام ہے۔ وہ یہ کلام براہ راست خدا سے منسوب کرتے ہیں جس میں ادل بدل کی کوئی گنجائش نہیں۔ اگرچہ وہ ذریعہ جس سے یہ کلام انسان تک پہنچا، انہیں بھی نہیں معلوم لیکن اپنے بقول یہ کلام ہزاروں سال سے ان کے سینوں میں محفوظ چلا آرہا ہے اور اب سے محض دو صدیاں قبل ہی ان کو اکٹھا کر کے کتابی شکل دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں البیرونی، میکس ملر اور اے ڈیو بائیس کے نام اہمیت کے حامل ہیں جنہوں نے سالہا سال محنت کر کے سنسکرت سیکھی اور اس کلام کو کتابی شکل میں محفوظ کیا۔ اگرچہ اصل وید ایک

ہی تھا لیکن آج چار وید ملتے ہیں۔ بعض ہندو محققین کے خیال میں چاروں میں سے ایک اصلی ہے، بعض چاروں ہی کو درست مانتے ہیں اور بعض خیال کرتے ہیں کہ اصل وید چاروں میں تقسیم ہو کر موجود ہے۔ ہندو مت کی باقی کتب جیسے "پران" "براہمن" وغیرہ ہیں وہ محض ویدوں ہی کی تفسیریں ہیں اور انہیں ہندو براہ راست آسمانی نہیں مانتے۔

ان چاروں ویدوں کے بغور مطالعہ سے ایسے ایسے مضامین سامنے آتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے، ان تمام مضامین میں سے محض سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہی اگر بیان کر دیا جائے تو باقی کے بارے میں کوئی وضاحت ضروری نہیں رہے گی۔

جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور بہت سے صفاتی ناموں میں سے ایک احمد بھی ہے تو انہی دونوں ناموں کے چند حوالے درج ذیل ہیں۔ ترجمہ سنسکرت سے اردو میں ہے کیونکہ وید سنسکرت ہی میں موجود ہے۔

۱۔ "اے محبوب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میٹھی زبان والے، قربانی دینے والے، میں آپ کی قربانیوں کو وسیلہ بناتا ہوں۔

(رگ وید، کانڈ۔۱، سوکت ۱۳ار آیت ۳)

۲۔ عظیم محمد کی قوت میں اضافہ کے لیے اور پشان (ترجمہ مہدی) جو کہ عظیم حکمران ہے اس کی نعت ہم بیان کرتے ہیں۔ اے کریم خدا، ہمیں تمام مشکلات سے نجات بخش اور مشکل راستوں سے ہمارا رتھ پار کراوے۔

(رگ وید، ۱۔ ۱۸۔۱۹)

۳۔ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا ہے، سب سے زیادہ اولوالعزم اور مشہور جیسا کہ وہ جنت میں سب کے پیغمبر تھے۔

(رگ وید، ۱۔۱۸۔۱۹)

۴۔ وہ تمام علوم کا منبع احمد عظیم ترین شخصیت ہے۔ روشن سورج کی طرح اندھیروں کو دور بھگانے والا ہے۔ اس سراج منیر کو جان کر ہی موت کو جیتا جا سکتا ہے۔ نجات کا اور کوئی راستہ نہیں۔

(یجروید' ۳۱-۸)

۵- احمد نے سب سے پہلی قربانی دی اور سورج جیسا ہوگیا۔

(رگ وید' ۸-۴' ۹-۱۰)

(واضح رہے کہ قرآن کریم میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجا منیرا یعنی چمکتا سورج کہا گیا ہے)۔

ان حوالہ جات میں محمد ترجمہ ہے لفظ "نراشس" کا جس کا سنسکرت میں مطلب "انتہائی قابل تعریف شخصیت" ہے۔ اور احمد سنسکرت میں "احمت" لکھا جاتا تھا جس میں "ت" اضافی لگتا ہے۔ اس کے علاوہ رگ وید ا-۱۶۳-ا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے "سمدراووت عربن" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ سنسکرت کی ڈکشنری کے مطابق "س" کا مطلب "ساتھ" "مدرا" کے معنی "مہر" اور "عربن" کے معنی "عرب" کے ہیں۔ (ن اضافی آواز ہے) پورا مطلب "مہر کے ساتھ عرب والا" بنتا ہے جو محض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ویدوں میں موجود غالباً" سب سے اہم پیش گوئی اتھروید میں موجود ہے۔ ترجمہ کے مطابق:

"لوگو! سنو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے درمیان مبعوث کیا جائے گا۔ اس مہاجر کو ہم ساٹھ ہزار نوے (۶۰۰۹۰) دشمنوں سے پناہ میں لیں گے۔ اس کی سواری اونٹ ہوگی جس کے ساتھ بیس مادہ اونٹنیاں ہوں گی۔ جس کی عظمت آسمانوں کو بھی جھکا دے گی۔ اس عظیم رشی (بزرگ) کو ۱۰۰ر دینا' ۱۰ مالائیں' ۳۰۰ر گھوڑے اور ۱۰۰۰۰ر گائیں دی گئی ہیں۔

(اتھروید ۲۰-۱۲۷ر ۱ر ۲ر ۳ر)

ان منتروں کے ترجمے کی بابت پنڈت وید پرکاش اپادھیائے' جو اسلام پر عربی زبان سیکھ کر تحقیق کر چکے ہیں' اپنی کتاب "نراشس اور انتم رشی" میں کئی ابواب کی سیر حاصل بحث کے بعد ثابت کرتے ہیں کہ ۱۰۰ دینار سے مراد اصحاب صفہ' ۱۰ مالاؤں سے مراد عشرہ مبشرہ' ۳۳۰ گھوڑے غزوہ بدر کے مجاہدین اور ۱۰۰۰۰ گائیوں سے مراد فتح مکہ کا لشکر ہے۔ راقم

کے خیال کے مطابق ۶۰۰۹۰ دشمن غالباً" آغاز اسلام میں مشرکین کی تعداد ظاہر کرتے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

قصہ مختصر کہ چاروں ویدوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اکتیس (۳۱) مرتبہ "نرا شس" کے نام سے مذکور ہے اور بیان کردہ خصوصیات سوائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر کلی یا جزوی پوری نہیں اترتیں۔ یہ تو تھا ویدوں کا حوالہ جنہیں ہندومت "سیدھا خدا سے اترا" مانتا ہے اور جس میں تحریف ممکن نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ویدوں کی تفسیروں میں بھی مذکور ہے جو "انسانی کلام" ہے۔ اس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

"اسی دوران محمد نامی مقدس ملیچھ وہاں آئیں گے' اپنے ماننے والوں کے ساتھ.....راجا بھوج انہیں کہے گا' اے ریگستان کے باشندے' شیطان کو شکست دینے والے' معجزوں کے مالک.... تمہیں نمسکار ہے۔ مجھے پناہ میں آیا ہوا غلام سمجھو.....پتھر کی مورتی کی بابت محمد کہیں گے کہ یہ تو میرا جھوٹا کھا سکتی ہے اور ایسا ہی ایک معجزہ دکھا دیں گے۔ راجا بھوج بہت متعجب ہو گا اور ملیچھ دھرم میں اس کا اعتقاد ہو جائے گا۔

(بھوشیہ پران...۳۔۳' ۵۔۱۶)

اصل سنسکرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جگہ لفظ "محامد" استعمال ہوا ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ قدیم سنسکرت میں ملیچھ غیر آریہ نسل کے لیے استعمال ہوتا تھا نہ کہ ناپاکی کے لیے جیسا کہ اب رواج پا چکا ہے۔

انہی اشلوکوں سے تھوڑا آگے کہا گیا ہے کہ:

"رات میں خدا کا قاصد آکر راجا بھوج کو بتائے گا کہ ختنہ کروانے والا' چوٹی نہ رکھنے والا' داڑھی رکھنے والا اور پاک جانوروں کو غذا بنانے والا ہی خدا کا مقرب بندہ ہے۔"

قارئین کرام' اگر اتنے واضح اشارات کے باوجود ہندو اپنے اصل پیشوا کو پہچان نہیں پائے تو محض اس لیے کہ ہزاروں سالوں سے ہندو مت کے اجارہ داروں نے عوام کے لیے

سنسکرت سیکھنے کی ممانعت کر رکھی تھی اور سوائے برہمن کے کوئی اور ہندو ان کتب کو ہاتھ لگانا تو درکنار، سن بھی نہیں سکتا تھا۔ اب بھارت میں سنسکرت کو عام کیا جا رہا ہے تو یہ حیرت انگیز معلومات بھی عام ہو رہی ہیں۔ نئی بھارتی نسل اب "پنڈت" کے "فتوں" سے خوفزدہ نہیں ہے اور یہ زبان سیکھ رہی ہے۔ جبھی بعض ہندو طبقات نے اب ان قطعات کو چھپانا شروع کر دیا ہے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے، بلکہ آریہ سماج نامی فرقہ تو سرے سے ہی ان کا انکاری ہو گیا ہے۔ گیتا پریس گورکھپور، جو مذہبی کتب کا سب سے بڑا پریس ہے اب بھوشیہ پران کو پران ہی نہیں مانتا۔ لیکن سناتن دھرمی فرقہ جو کہ بھاری اکثریت میں ہے، ان میں سے کچھ بھی چھوڑنے کو تیار نہیں ہے۔

"سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے" کے مصداق وہ دن دور نہیں جب ساری دنیا رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت سے آشنا ہو جائے گی۔

ہم اسلام کے اصولوں میں یہ بات پاتے ہیں کہ ایک طرف تو امت پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ وہ امیر کی کامل اطاعت کرے اور دوسری طرف اس پر یہ ذمہ داری بھی عائد کی گئی ہے کہ وہ حق کا اعلان کرتی رہے اور نصیحت کا کلمہ کہنے میں ہر خوف سے بے پروا ہو۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس امت کو اللہ تعالیٰ نے "شہداء" کے لقب سے ممتاز فرمایا ہے، جس کے معنی ہیں حق کی گواہی دینے والے۔ خلفائے راشدین کا یہ حال تھا کہ بڑھیا عورتیں ان کو برسر منبر ٹوک دیتی تھیں اور وہ ان کی نصیحتوں کو بخوشی قبول کرتے تھے۔ اسی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو شوریٰ کا حکم دیا، تاکہ لوگوں کو کلمہ حق کہنے کی جرات ہو۔ چنانچہ صحابہؓ کا یہ حال تھا کہ وہ اپنی رائیں پوری بے خوفی سے ظاہر کر دیتے تھے، اگرچہ ان میں سے کسی کی رائے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے خلاف ہو۔ لیکن یہ بات فراموش نہ کرنی چاہیے کہ آزادی رائے کو فتنہ و فساد سے کوئی تعلق نہیں۔

(امام حمید الدین فراہیؒ)

قافلہ معاد

مدیر اعلیٰ کے قلم سے

آہ! مولانا محمد عبداللہ درخواستی نور اللہ مرقدہ

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی گزشتہ روز طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے' انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کی عمر ۱۰۰ برس کے لگ بھگ تھی اور وہ ۱۹۶۲ء سے جمعیت علماء اسلام پاکستان کے امیر چلے آ رہے تھے۔ مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ جنہیں پاکستان کے دینی و علمی حلقوں میں حضرات درخواستیؒ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے' عالم اسلام کی ممتاز علمی شخصیات میں شمار ہوتے تھے اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے ساتھ بے پناہ شغف اور بے شمار احادیث زبانی یاد ہونے کے باعث انہیں حافظ الحدیث کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ ان کا تعلق ضلع رحیم یار خان کی بستی "درخواست" سے تھا' جس کے باعث وہ درخواستی کہلاتے تھے۔ انہوں نے دینی تعلیم اپنے گاؤں میں اور بعد میں دین پور شریف میں حاصل کی جو اپنے وقت کے ولی کامل اور مجاہد تحریک آزادی حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ کا مرکز تھا اور اب بھی ان کا خاندان اس روحانی مرکز کو آباد رکھے ہوئے ہے۔ حال ہی میں جرمن وزارت خارجہ کے ایک سابق ڈپٹی سیکرٹری نے اپنی یادداشتوں میں اس تحریک آزادی کا ذکر کیا ہے جو شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے منظم کی تھی اور جس کے تحت جرمن' ترک اور افغان حکومتوں نے مل کر برطانوی استعمار سے برصغیر پاک و ہند کی آزادی کے لیے مجاہدین آزادی کی عملی امداد کا اہتمام کرنا تھا' لیکن قبل از وقت منصوبہ کے انکشاف کے باعث یہ تحریک ناکامی سے ہمکنار ہو گئی تھی۔ دین پور شریف اس تحریک کے اہم مراکز میں سے تھا اور حضرت خلیفہ غلام محمدؒ کو

تحریک کے راہنماؤں میں نمایاں مقام حاصل تھا۔ مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ بھی اس تحریک کے کارکنوں میں سے تھے اور کبھی کبھی اس دور کے واقعات مزے لے لے کر سنایا کرتے تھے۔ یہ ان کا طالب علمی کا دور تھا' لیکن اپنے شیخ و مربی حضرت خلیفہ غلام محمدؒ کے حوالہ سے تحریک آزادی کے کاموں میں بھی شریک رہتے تھے۔ وہ بنیادی طور پر تعلیم و تربیت کے میدان کے بزرگ تھے۔ انہوں نے ساری زندگی قرآن کریم اور حدیث رسول کا درس دیا اور لاکھوں تشنگان علوم کو علوم نبوت سے سیراب کیا۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت اور ذکر اللہ کی تلقین ان کا خصوصی ذوق تھا اور بڑے بڑے علماء اور مشائخ ان کی روحانی مجالس میں بیٹھنے کو سعادت سمجھتے تھے۔ میں نے سب سے پہلے انہیں ۱۹۶۰ء میں دیکھا' جب وہ میرے حفظ قرآن کریم کی تکمیل پر ہمارے قصبہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں تشریف لائے اور میرا آخری سبق سننے کے ساتھ ساتھ ختم قرآن کریم کی تقریب سے ایمان افروز خطاب بھی فرمایا۔ اس کے بعد ان سے مسلسل تعلق رہا اور پھر وہ وقت بھی آیا کہ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات کی حیثیت سے ان کے ساتھ خلوت و جلوت اور سفر و حضر میں سالہا سال کی رفاقت نصیب رہی اور میں اسے اپنے لیے توشہ آخرت سمجھتا ہوں کہ جماعتی' دینی و سیاسی معاملات میں آخر وقت تک مجھے ان کا اعتماد اور شفقت حاصل رہی۔

حضرت درخواستیؒ کو حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی وفات کے بعد علماء کرام نے اپنی امارت کے لیے منتخب کیا اور وہ نظام العلماء پاکستان کے امیر چنے گئے' جو ایوب خان مرحوم کے مارشل لاء کے دور میں سیاسی جماعتوں پر پابندی کے باعث جمعیت علماء اسلام کی جگہ مذہبی امور کی انجام دہی کے لیے قائم کی گئی تھی اور پھر ۶۲ء میں مارشل لاء کے خاتمہ کے بعد سیاسی جماعت کے طور پر جمعیت علماء اسلام کی بحالی پر وہ اس کے امیر چنے گئے۔ ان کی امارت میں کام کرنے والوں میں مولانا مفتی محمودؒ' مولانا عبدالحقؒ' مولانا غلام غوث ہزارویؒ' مولانا عبیداللہ انورؒ' مولانا سید گل بادشاہؒ' مولانا سید محمد شاہ امروٹیؒ اور مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئیؒ جیسے اکابر علماء شامل رہے ہیں جو مجالس میں ان کے سامنے دو زانو بیٹھتے اور ان سے راہنمائی کے طالب ہوتے۔ ۷۶ء کی بات ہے کہ جمعیت علماء اسلام کے ایک حلقہ کی طرف سے تجویز آئی کہ حضرت درخواستیؒ کی علالت اور ضعف کے باعث انہیں جمعیت کا سرپرست

بنا دیا جائے اور مولانا مفتی محمودؒ کو امیر منتخب کیا جائے۔ شیرانوالہ لاہور میں جمعیت کی جنرل کونسل کے کھلے اجلاس میں مولانا مفتی محمودؒ نے اس تجویز کی شدید مخالفت کی اور کہا کہ حضرت درخواستیؒ کی موجودگی میں ہم کسی اور کی امارت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔ یہ بات مولانا درخواستیؒ کی بزرگی اور راہ نمائی پر اپنے دور کے اہل علم کے بھرپور اعتماد کا مظہر تھی اور ان کے علم و فضل کا اعتراف تھی۔ شدید علالت اور ضعف کے آخری چند سالوں کو چھوڑ کر حضرت درخواستیؒ پورے ملک میں متحرک رہتے تھے اور شاید ہی پاکستان اور بنگلہ دیش کا کوئی حصہ ایسا ہو جہاں انہوں نے بار بار علما کے جلسوں اور پبلک اجتماعات سے خطاب نہ کیا ہو۔ وہ جہاں جاتے، نفاذ اسلام اور تحفظ ختم نبوت کے لیے علما اور کارکنوں کو ابھارتے، ان سے کام کرنے کا عہد لیتے، نمایاں کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لیے ان کی دستار بندی کرتے اور دینی مدارس و مکاتب کے قیام کی طرف لوگوں کو توجہ دلاتے تھے۔ وہ ایک ایک دن میں دس دس اجتماعات سے خطاب کرتے اور اس طرح مسلسل سفر میں رہتے تھے کہ میرے جیسا نوجوان کارکن بھی چند دن سے زیادہ ان کا ساتھ نہیں دے پاتا تھا۔ ان کی زندگی کا مشن پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ، عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قریہ قریہ دینی مدارس کا قیام تھا اور وہ جہاں جاتے اور جس مجلس میں ہوتے، ان کی گفتگو انہی مقاصد کے حوالہ سے ہوتی تھی۔ ان کا خطاب معروف معنوں میں سیاسی نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی مربوط گفتگو کا مزاج تھا، لیکن روحانی اور علمی شخصیت کا کمال یہ تھا کہ لوگ گھنٹوں بیٹھے ان کی غیر مربوط گفتگو کی چاشنی سے محظوظ ہوتے رہتے۔ بسا اوقات ساری ساری رات گزر جاتی اور جب وہ تقریر کے بعد دعا سے فارغ ہوتے تو پتہ چلتا کہ فجر کی اذان کا وقت ہو گیا ہے۔ وہ جھوم جھوم کر احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کرتے تو ایک عجیب سماں کی کیفیت ہوتی۔ خود بھی روتے اور ساتھ ہی حاضرین کو بھی رلاتے۔ وہ خود کہا کرتے تھے کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کرتا ہوں اور ان کی احادیث سناتا ہوں تو مجھے وقت کا ہوش نہیں رہتا۔ یہ ان کے عشق رسولؐ کی علامت تھی۔

حضرت درخواستیؒ میرے مشفق امیر تھے۔ انہوں نے مجھے ہمیشہ اپنی شفقتوں اور اعتماد سے نوازا، لیکن میں ان کے ساتھ اس سے زیادہ وفا نہ کر سکا کہ جمعیت علماء اسلام میں

دھڑے، بندیوں کے کئی دور آئے مگر میں ان کے علاوہ کسی اور کو اپنا امیر نہ مان سکا۔ شاید یہی ایک بات آخرت میں ان کے ساتھ رفاقت کا باعث بن جائے' آمین۔

آج میرا امیر مجھ سے جدا ہو گیا ہے اور میں وطن سے دور بہت دور گلاسگو کی مرکزی جامع مسجد میں بیٹھا ان کی یاد میں آنسو بہا رہا ہوں اور ان الفاظ کے ذریعے اپنے دل کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اے کاش وقت کے یہ بے رحم فاصلے درمیان میں نہ ہوتے اور میں ان کی آخری زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دیں اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں' آمین۔

(۲۹ اگست' ۹۴ء)

آہ! مولانا محمد سعید الرحمٰن علویؒ

میرے پرانے ساتھی اور معروف صاحب قلم مولانا محمد سعید الرحمٰن علویؒ گزشتہ روز اچانک حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال کر گئے' انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم مجلس احرار اسلام اور جمعیت علماء اسلام کے بزرگ راہ نما حضرت مولانا محمد رمضان علوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرزند تھے' مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں سالہا سال تک طالب علمی کے دور میں ان سے رفاقت رہی' کئی اسباق میں ہم سبق بھی تھے' مطالعہ اور تحریر کا ذوق طالب علمی کے دور میں ہی نمایاں تھا اور فراغت کے بعد ہفت روزہ خدام الدین' ترجمان اسلام اور چٹان میں ایک عرصہ تک کام کرتے رہے۔ ان کے مضامین قومی اخبارات میں بھی شائع ہوتے تھے' حساس اور مضطرب دل کے حامل تھے اور اپنے احساس و اضطراب کا اظہار دو ٹوک انداز میں کر دیا کرتے تھے۔ کئی برسوں سے جامع مسجد دارالشفاء شاہ جمال کالونی لاہور میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے' متعدد تحریکات میں حصہ لیا اور جمعیت علماء اسلام میں بھی ایک دور میں خاصے متحرک رہے۔ ان کا اس طرح اچانک دنیا سے منہ موڑ جانا بے حد صدمہ کا باعث ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں' آمین یاالہ العالمین۔

ان کے علاوہ پاکستان سے میری غیر حاضری کے دوران متعدد بزرگ داغ مفارقت دے

گئے انا للہ ۔ انا الیہ راجعون' جن میں مندرجہ ذیل حضرات بطور خاص قابل ذکر ہیں:

--- ○ حضرت مولانا خالد عبداللہ صاحب' خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ

--- ○ حضرت مولانا محمد طٰہٰ قدوسی صاحب' خطیب مرکزی جامع مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

--- ○ استاذ محترم حضرت مولانا غلام علی صاحب' گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

--- ○ صوفی محمد سلیم صاحب احرار' لاہوری دروازہ گوجرانوالہ

--- ○ اہلیہ محترمہ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

--- ○ اہلیہ محترمہ جناب قاری نور الحق صاحب قریشی ایڈووکیٹ' ملتان

--- ○ اہلیہ محترمہ حضرت مولانا محمد اسماعیل قاسمی صاحب' سیالکوٹ

--- ○ حضرت مولانا حکیم محمود صاحب' گوجرانوالہ

--- ○ جسٹس مولانا ملک غلام علی صاحب' لاہور

--- ○ مولانا قاری ظہیر الدین اشرفی' گوجرانوالہ

--- ○ کمانڈر مولانا محمد داؤد شہید' گوجرانوالہ

--- ○ کمانڈر خالد محمود کراچوی' لاہور

اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائیں' ان کی حسنات قبول کریں' سیئات سے درگزر کریں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں۔ آمین یاالہ العالمین

> مجھے شک نہیں اور نہ کسی مسلمان کے لیے اس میں شک و شبہ کی گنجائش ہے کہ "اسلام کا مستقبل روشن ہے۔" کیونکہ اسلام کسی خاص قوم کا کلچر نہیں' بلکہ وہ ایسے ہمہ گیر اصولوں کا نام ہے جن کو فطرت سلیم اس وقت سے تسلیم کیے ہوئے ہے' جب سے انسان نے خدا شناسی اور معرفت الٰہی کو نصب العین اور دیانتداری اور مذہبیت کو وظیفہ عمل بنایا۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ موجودہ دنیا لفظ اسلام سے خواہ کتنا ہی گریز کرے' مگر اسلام کے اصول و نظریات غیر شعوری طور پر اختیار کرتی جارہی ہے اور جیسے جیسے فلسفہ اور سائنس کی موشگافیاں حقیقت سے قریب ہوتی جائیں گی' ان اصولوں کی صداقت و حقانیت نکھرتی جائے گی اور حقیقت پسند انسانوں کی گردنیں اس کے تسلیم کرنے کے لیے جھکتی جائیں گی۔ (مولانا سید حسین احمد مدنیؒ)

ریشمی رومال تحریک کا اصل نام برلن پلان تھا

لاہور (پ ل) ریشمی رومال تحریک کا اصل نام "برلن پلان" تھا جو ۱۵ر اگست ۱۹۱۵ء کو کابل میں جرمنی اور ترکی کی مدد سے تیار کیا گیا۔ ہندوستان کی آزادی کے اس منصوبے کی تشکیل میں راجہ مہندر پرتاپ، مولانا برکت اللہ اور مولانا عبید اللہ سندھی نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ یہ انکشاف جرمنی کی وزارت خارجہ کے ایک سابق ڈپٹی سیکریٹری اور برلن یونیورسٹی میں سیاسیات کے استاد پروفیسر اولف شمل نے ایک خصوصی ملاقات میں کیا۔ پروفیسر اولف شمل آج کل پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے ہیں اور "برلن پلان" پر کتاب لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ برلن پلان دراصل شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے ذہن کی اختراع تھی۔ اس منصوبے کے تحت جرمنی، ترکی اور افغانستان کے علاوہ روس، چین اور جاپان کی مدد سے ہندوستان کو آزاد کروانا تھا۔ تاہم مولانا محمود الحسن صرف جرمنی، ترکی اور افغانستان کے حکمرانوں کو راضی کر سکے۔ اس پلان کے لیے مالی امداد کراچی کے تاجر حاجی عبداللہ ہارون نے فراہم کی تھی، جب کہ مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی جوہر، حکیم اجمل خان اور نواب وقار الملک نے بھی برلن پلان کے تحت بہت سا کام کیا۔ پروفیسر اولف شمل کے مطابق ۱۵ر اگست ۱۹۱۵ء کو کابل میں ہونے والے اجلاس میں جرمن وزارت خارجہ کے ایک افسر ڈاکٹر منیر بے، جرمن آرمی کے کیپٹن سینڈر میئر، لیفٹنٹ وان ہیٹنگ اور کیپٹن ویگز کے علاوہ ترکی کی خلافت عثمانیہ کا ایک نمائندہ شامل تھا۔ اس اجلاس میں طے پایا کہ جرمنی قبائلی علاقوں میں فوجی تربیت کے کیمپ بنائے گا۔ نیز افغانستان کے راستے سے ساٹھ ہزار جرمن فوجی اور مالی امداد بھی فراہم کی جائے گی۔ نتیجے میں سلطنت عثمانیہ نہ

صرف جرمنی کی حمایت کرے گی بلکہ سلطان ترکی' برطانیہ کے خلاف اعلان جہاد کر دے گا۔ ترکی اور افغانستان کو یہ ضمانت دی گئی کہ ان کے خلاف جارحیت کی صورت میں جرمنی اور ہندوستان ان کا تحفظ کریں گے۔ اس اجلاس کے بعد ہندوستان کی جلاوطن حکومت تشکیل دی گئی جس کا صدر راجہ مہندر پرتاب وزیر اعظم' مولانا برکت اللہ' وزیر خارجہ مولانا عبیداللہ سندھی اور فیلڈ مارشل مولانا محمود الحسن کو بنایا گیا۔ ۲۶ مئی ۱۹۱۶ء کو عبیداللہ سندھی نے عبدالباری اور شجاع اللہ کو حتمی معاملات طے کرنے کے لیے جرمنی بھیجا لیکن روس میں ان دونوں کو گرفتار کر کے برطانیہ کے حوالے کر دیا گیا۔ اس دوران کابل کے نواحی علاقے باغ بابر میں جرمن آرمی کے لیفٹننٹ والکاٹ نے تربیتی کیمپ قائم کر لیا۔ ایک روز وہ مجاہد بھرتی کرنے قبائلی علاقے میں آیا اور گرفتار ہوگیا۔ انگریزوں نے اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ مولانا عبیداللہ سندھی نے ریشمی رومالوں پر خفیہ پیغامات لکھ کر اپنے ساتھیوں کو ہندوستان بھیجے لیکن یہ رومال پکڑے گئے اور منصوبہ بے نقاب ہو گیا۔ سینکڑوں افراد گرفتار ہوئے۔ کابل کا حکمران امیر حبیب اللہ خوف زدہ ہو گیا اور یوں منصوبہ دھرے کا دھرا رہ گیا۔ ۱۹۱۷ء میں انقلاب روس کے بعد لینن نے مولانا عبیداللہ سندھی کو ماسکو بلایا اور ہندوستان کی آزادی کے لیے تعاون کی پیش کش کی۔ جرمنی نے بھی ایک دفعہ پھر رضامندی ظاہر کر دی لیکن کابل نے مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ پروفیسر اولف شمل کے مطابق حاکم جدہ نے مولانا محمود الحسن کو گرفتار کروا دیا تھا۔ ورنہ یہ منصوبہ دوبارہ بھی شروع ہو سکتا تھا۔ ۱۹۳۳ء میں ہٹلر نے برسر اقتدار آ کر اپنی وزارت خارجہ کو حکم دیا کہ ہندوستانی علماء کے ساتھ دوبارہ رابطہ کیا جائے لیکن علامہ عنایت اللہ مشرقی کے علاوہ کسی سے رابطہ نہ ہوا۔ پروفیسر اولف شمل کا کہنا ہے کہ اگر کابل مدد کرتا تو نہ سلطنت عثمانیہ ختم ہوتی اور نہ ہی ہندوستانیوں کو مزید تیس سال غلام رہنا پڑتا کیونکہ جرمنی' ترکی اور روس نے ہندوستان کو گھیرا ڈال لینا تھا۔

(روزنامہ جنگ لندن' ۱۶/ اگست ۱۹۹۴ء)

مولانا مجاہد الاسلام قاسمی

مغربی مسلمانوں کے مسائل' علما کے لیے چیلنج

بھارت کے ممتاز عالم دین اور آل انڈیا ملی کونسل کے سربراہ حضرت مولانا مجاہد الاسلام قاسمی اگست ۹۴ء میں ورلڈ اسلامک فورم کے پہلے سالانہ سیمینار میں شرکت کے لیے لندن تشریف لائے اور سیمینار کے علاوہ بھی فورم کے زیر اہتمام برطانیہ کے مختلف شہروں میں اجتماعات سے خطاب کیا۔ مولانا محترم نے اپنے سہ ماہی علمی و تحقیقی "مجلہ بحث و نظر" کے ۹۴ء کے پہلے شمارہ میں اس سفر کے بارے میں مندرجہ ذیل تاثرات کا اظہار فرمایا ہے۔ (ادارہ)

ورلڈ اسلامک فورم کی دعوت پر میں ۱۴ر اگست کو لندن پہونچا' مولانا عیسیٰ منصوری اور مولانا زاہد الراشدی اس فورم کے روح رواں ہیں' موضوع تھا "یورپی مسلمانوں کی دشواریاں اور ان کا حل"۔ اس موضوع پر تفصیلی خطاب ہوا' اس سفر میں بہت سی ممتاز شخصیتوں اور اداروں کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور متعدد شہروں میں جانا ہوا' لوگوں نے بے حد مشغول رکھا' لیکن یہ مشغولیت بہت مبارک تھی کہ کار دین کے لیے تھی۔

انگلستان میں مسلمان خاصی تعداد میں آباد ہیں جو مختلف اسلامی ممالک سے آکر آباد ہوگئے ہیں۔ اصلاً" یہ تلاش معاش میں آئے اور پھر یہیں کے ہو رہے۔ ترک ہیں' عرب ہیں' ہندوستانی' پاکستانی اور جنوبی ایشیا کے باشندے بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کچھ مقامی انگریزوں نے بھی اسلام قبول کیا ہے جن کی تعداد بہت کم ہے۔ مسلمانوں میں جو بھی اجتماعی جدوجہد ہے وہ ان جغرافیائی خانوں میں تقسیم ہے۔ جغرافیائی حد بندیوں سے بالاتر "امت

اسلامیہ" کی تشکیل یہاں کا خاص مسئلہ ہے۔ بہت کم ایسے مواقع ہیں جہاں کون کہاں کا ہے اور کون کس مسلک سے تعلق رکھتا ہے' ان سوالات سے اونچا اٹھ کر صرف کلمہ کی بنیاد پر امت اسلامیہ کو جمع ہونے کا موقع ملے۔ ورلڈ اسلامک فورم کی طرف سے منعقد ہونے والے سیمینار میں مسالک و فرق سے بالاتر ہو کر "مسلمانوں" کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی تھی جو ایک حد تک کامیاب رہی۔

دوسری طرف ایک بڑا مسئلہ اس تہذیبی تضاد کا ہے جو مغرب میں آباد مسلمانوں کو درپیش ہے' مغربی تہذیب و معاشرت کی بنیادیں ہی کچھ اور ہیں' اور اسلامی تہذیب کی اساس کا تصور خیر و شر پر ہے' جو وحی الٰہی اور سنت نبوی پر مبنی ہے' دوسری طرف یہ بھی واقعہ ہے کہ ہر علاقہ کے مسلمان اپنے اپنے علاقوں سے کچھ رسوم و روایات اور معاشرتی اقدار کے ساتھ مغرب میں منتقل ہوئے ہیں' جو مسلمانوں کی تہذیب تصور کی جاتی ہے۔ جہاں تک مسلم معاشرہ کا تعلق ہے تو اس میں خواتین جو جلد متاثر ہونے کی فطرت رکھتی ہیں وہ مغرب کی غیر اسلامی تہذیب سے زیادہ متاثر نظر آتی ہیں۔ جو طبقہ دین دار مسلمانوں کا تصور کیا جاتا ہے' ان کے اندر خواتین کی معاشرتی حالت بھی مغربی تہذیب سے زیادہ متاثر نظر آتی ہے۔

بہرحال یہاں کے علماء اور فقہاء کے لیے بھی ایک بڑا چیلنج درپیش ہے اور وہ ہے کتاب و سنت کے منصوص احکام اور اسلام کی بنیادی تعلیمات کو محفوظ رکھتے ہوئے دین کی ایسی تعبیر و تشریح جو مغرب کی راہنمائی کا فریضہ انجام دے سکے۔ اس سلسلہ میں مدارج احکام کا تعین' ان احکام فقہیہ کی شناخت جو اپنے اپنے زمانہ' عرف اور مقامی حالات کی روشنی میں مستنبط کیے گئے ہیں' اور جن میں ابدیت نہیں' اس طرح کے مسائل پر موجودہ حالات اور وقت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے حرج و تنگی کا دور کرنا' معاشرہ کی واقعی مشکلات کے ازالہ' مقاصد اور وسائل کے فرق' سد ذرائع کے اصول اور استحسان و استصلاح کے قواعد فقہیہ کی روشنی میں غور کرنا ان کی ذمہ داری ہے تاکہ اسلام جو ہر زمانہ اور ہر ملک کے لیے ہے' اس کی وسعت' ہمہ گیری اور ابدیت نمایاں ہو کر سامنے آسکے۔

حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی یاد میں

لندن اور برمنگھم میں تقریبات

لندن

برصغیر پاک و ہند کے نامور انقلابی مفکر اور تحریک آزادی کے ممتاز راہنما مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی یاد میں گزشتہ روز ساؤتھ آل لندن میں ورلڈ اسلامک فورم کے زیر اہتمام ایک فکری نشست کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے کی۔ فورم کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے اس موقع پر بتایا کہ مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے پچاسویں سال وفات کے طور پر اس سال کے دوران پاکستان میں ان کی یاد میں مختلف تقریبات ہو رہی ہیں اور یہ نشست بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔ اس سے مذکورہ بالا راہنماؤں کے علاوہ مولانا قاری تصور الحق' مولانا سید اسد اللہ طارق گیلانی' مولانا قاری محمد طیب عباسی اور علی قریشی نے بھی خطاب کیا۔ مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا عبید اللہ سندھی کا تعلق پنجاب کے ایک غیر مسلم گھرانے سے تھا' لیکن چونکہ ان کی تعلیمی اور تدریسی زندگی کا ایک بڑا حصہ سندھ میں گزرا اور ان کی تعلیم و تربیت سندھ کے ایک عارف باللہ حضرت حافظ محمد صدیق آف بھرچونڈی شریف کے ہاتھوں ہوئی' اس لیے وہ سندھی کی نسبت سے مشہور ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے آج سے نصف صدی قبل ہمیں یہ سبق دیا تھا کہ علمائے کرام جدید علوم اور تقاضوں سے آگاہی حاصل کریں' کالج کے طلبہ کو عربی گرامر کے ساتھ قرآن کریم کے ترجمہ کی تعلیم دی جائے اور اسلام کو پوری انسانیت کے مذہب کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ آج جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے' ان باتوں کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے لیکن ہم ان کی طرف متوجہ نہیں ہو رہے۔ مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے خطاب

کرتے ہوئے کہا کہ مولانا عبیداللہ سندھیؒ تحریک آزادی کے نامور رہنما تھے جنہوں نے جرمنی، جاپان اور ترکی کی خلافت عثمانیہ کے ساتھ مل کر ہندوستان کی آزادی کا منصوبہ بنایا اور ساری زندگی آزادی کی جدوجہد کے لیے بسر کر دی۔ انہوں نے کہا کہ مولانا سندھی سادگی، قناعت اور مشقت برداشت کرنے میں اپنے دور کی سب سے ممتاز شخصیت تھے اور ایثار و قربانی میں اس دور کا کوئی دوسرا رہنما ان کا ہم پلہ نہیں ہے۔ انہیں دیکھ کر حضرت ابوذر غفاریؓ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ مولانا سندھیؒ کا موقف یہ تھا کہ اسلام پوری انسانیت کا مذہب ہے اس لیے اس میں دنیا کی تمام معاشرتوں کو اپنے اندر ضم کرنے کی صلاحیت موجود ہے اور وہ علما کو تلقین کیا کرتے تھے کہ وہ طرز معاشرت اور لباس جیسے معاملات پر سختی نہ کریں بلکہ بنیادی عقائد اور احکام کی طرف لوگوں کی توجہ دلائیں۔ مولانا قاری تصور الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا عبیداللہ سندھیؒ نے جس طرح اپنے استاذ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کے ساتھ اطاعت اور وفاداری کا تعلق زندگی بھر نبھایا اس میں ہمارے لیے سبق ہے کہ بڑوں کی بات کو ماننا اور ان کی اطاعت میں ہی برکت ہے۔ آج یہ جذبہ مفقود ہوتا جا رہا ہے جسے دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا سندھیؒ نے غیر مسلم گھرانے میں آنکھ کھولی مگر اپنے جذبہ اور شوق کے ساتھ اس مقام تک پہنچ کر سالہا سال تک مسجد حرام میں خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھ کر علما کو قرآن و حدیث کی تعلیم دیتے رہے۔ یہ ان کی سچائی اور بارگاہ خداوندی میں قبولیت کی علامت ہے۔ مولانا سید اسد اللہ طارق گیلانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سندھیؒ کی زندگی مجاہدانہ خدمات سے بھری پڑی ہے اور یہ بھی ان کی خدمات کا حصہ ہے کہ جب برطانوی استعمار نے افغانستان پر تسلط قائم کرنا چاہا تو افغان قوم نے مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی راہنمائی کے باعث جنگ استقلال میں برطانوی استعمار کا راستہ روک دینے میں کامیابی حاصل کی جس کا اعتراف اس دور کے ایک مغربی دانشور نے یہ کہہ کر کیا یہ کامیابی افغانستان کی نہیں، عبیداللہ سندھیؒ کی کامیابی ہے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ لندن ۱۹ر ستمبر ۹۴ء)

برمنگھم

تحریک آزادی ہند کے نامور رہنما اور انقلابی مفکر مولانا عبیداللہ سندھی کی یاد میں گزشتہ روز مسجد طیبہ واش وڈ ہیتھ برمنگھم میں ایک فکری نشست کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت ڈاکٹر اختر الزمان غوری نے کی اور اس سے ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی' مرکزی جمعیت علمائے برطانیہ کے نائب امیر صاحب زادہ امداد الحسن نعمانی' جمعیت علمائے برطانیہ کے رہنما مولانا قاری تصور الحق' مولانا ارشد محمود' مولانا ضیاء الحسن طیب اور مولانا محمد قاسم نے خطاب کیا۔ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ نئی نسل کو تحریک آزادی کے مجاہدین کی خدمات اور قربانیوں سے آگاہ کرنا ضروری ہے تاکہ اسے آزادی کی حقیقی قدر و قیمت اور اس کے تقاضوں کا احساس ہو' تاکہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھ سکے۔ انہوں نے کہا کہ آزادی ہند اور قیام پاکستان کے لیے علما کی جدوجہد کو نظر انداز کر دیا جائے تو تاریخ کے دامن میں کچھ بھی باقی نہیں بچتا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا عبیداللہ سندھی تحریک آزادی کے عظیم جرنیل ہی نہیں بلکہ قرآن کریم کے مفسر اور بہت بڑے محدث تھے جن کے ہزاروں شاگرد مختلف مسلم ممالک میں قرآن و حدیث کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ دارالعلوم مدینہ بہاولپور کے مہتمم علامہ غلام مصطفیٰ بہاولپوری نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سندھی سادگی' ایثار اور محنت کا اعلیٰ نمونہ تھے اور آج کے علمائے کرام کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ڈاکٹر اختر الزمان غوری نے کہا کہ علما اور نوجوان نسل کے درمیان ذہنی فاصلے بڑھتے جا رہے ہیں اور ان فاصلوں کو کم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نئی نسل کو شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی' مولانا عبیداللہ سندھی اور ان جیسے مجاہد علما کی جدوجہد اور خدمات سے متعارف کرایا جائے اور آج کے علما اپنے کردار کو ان بزرگوں کی زندگیوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ صاحب زادہ امداد الحسن نعمانی نے کہا کہ ہم اپنے اکابر کے مشن اور جدوجہد کو بھول کر فکری انتشار کا شکار ہوتے جا رہے ہیں' اس لیے ضروری ہے کہ مجاہدین آزادی کی یاد کو زندہ رکھا جائے تاکہ ہم ان کے کردار سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔ مولانا قاری تصور الحق نے کہا کہ مولانا عبیداللہ سندھی نے جس طرح اپنے مشن اور پروگرام کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں اور صلاحیتیں وقف کر دی تھیں اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔

(بشکریہ جنگ لندن ۲۴ ستمبر ۹۴ء)

گلاسگو میں نظام شریعت کانفرنس

تحریک نفاذ اسلام گلاسگو کے زیر اہتمام ۲۵ ستمبر ۹۴ء کو مسلم کمیونٹی ہال مرکزی جامع مسجد گلاسگو (برطانیہ) میں ایک روزہ نظام شریعت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت تحریک نفاذ اسلام کے امیر مولانا مفتی مقبول احمد نے کی' جبکہ مختلف مکاتب فکر اور طبقات کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی' جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے مرکزی نائب صدر علامہ عنایت اللہ گجراتی' جمعیت علماء اسلام بہاولپور ڈویژن کے امیر علامہ غلام مصطفیٰ بہاول پوری' آل جموں و کشمیر جمعیت علماء اسلام کے نائب امیر مولانا قاری سعید الرحمٰن تنویر' جامع مسجد خضراء گلاسگو کے خطیب مولانا قاضی منظور حسین رضوی اور تحریک نفاذ اسلام کے سیکرٹری چوہدری محمد یعقوب نے کانفرنس سے خطاب کیا۔ صدر کانفرنس مولانا مفتی مقبول احمد نے قرار دادیں پیش کیں جو متفقہ طور پر منظور ہوئیں اور تحریک نفاذ اسلام کی مرکزی کونسل کے رکن حاجی محمد صادق نے نعت رسول مقبولؐ پیش کی۔

مولانا زاہد الراشدی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں اسلامائزیشن کا عمل جو پہلے ہی بہت سست رفتاری کے ساتھ چل رہا تھا' اب تعطل کا شکار ہے بلکہ کسی مزید پیش رفت کی بجائے پہلے سے کیے گئے اقدامات کو بھی ختم کرنے کی سازش ہو رہی ہے' جس کی ذمہ داری سب سے زیادہ دینی قیادت پر عائد ہوتی ہے جو اپنے خلفشار اور شخصیات کے ٹکراؤ کے باعث اسلام دشمن لابیوں کو آگے بڑھنے کا موقع دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان کے وقت جو نظام ہمیں ورثے میں ملا تھا وہ قطعی طور پر ناکام ہو گیا ہے اور ہمارے مسائل حل ہونے کی بجائے مزید الجھتے جا رہے ہیں' اس

لیے ضروری ہے کہ نظام کی تبدیلی کے لیے سنجیدگی کے ساتھ محنت کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ نظام کی تبدیلی کی بات ملک کے تمام سیاسی حلقے کر رہے ہیں اور اس پر تمام حلقوں کا اتفاق پایا جاتا ہے کہ موجودہ نظام ناکام ہو گیا ہے اور اس کی جگہ نیا نظام لانے کی ضرورت ہے' لیکن نئے نظام کے بارے میں بڑی سیاسی جماعتوں کا ذہن صاف نہیں ہے اور وہ اسلام کو بطور نظام قبول کرنے کی بجائے اس سلسلہ میں راہ نمائی کے لیے مغرب کی طرف دیکھ رہی ہیں۔ حالانکہ صرف اور صرف اسلام ایک ایسا نظام ہے جو نہ صرف ہم مسلمانوں کے بلکہ پورے انسانی معاشرہ کے مسائل حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے سوا کسی اور نظام کا تجربہ مزید وقت ضائع کرنے اور قوم کو اور زیادہ پریشانیوں سے دو چار کرنے کے علاوہ کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم مسلمان کی حیثیت سے قرآن و سنت کے تمام احکام قبول کرنے کے پابند ہیں اور ہمیں یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ زندگی کے جس شعبے میں چاہیں قرآن و سنت کے احکام کو اختیار کر لیں اور جس شعبے میں نہ چاہیں انہیں ترک کر دیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خدائی احکام کو تقسیم کرنے والی قوموں کے لیے دنیا کی زندگی میں سخت ذلت اور رسوائی کی وعید سنائی ہے جس کا عملی مظاہرہ ہم اپنی قومی زندگی میں دیکھ رہے ہیں۔ پھر ہم نے بحیثیت قوم ایک عہد کر رکھا ہے کہ پاکستان کے نام پر الگ ملک ملنے کی صورت میں خدا تعالیٰ اور اس کے آخری رسول کے احکام کی عملداری قائم کریں گے' لیکن پچاس برس سے ہم اس قومی عہد کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں جبکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ قومی عہد کی خلاف ورزی کرنے والی قوموں پر اللہ تعالیٰ دشمنوں کو مسلط کر دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم ممالک میں اسلامائزیشن کی تحریکیں قیادت کے لیے پاکستان کی طرف دیکھ رہی ہیں اور دنیا بھر کی اسلام دشمن لابیاں پاکستان سے خوف زدہ ہیں کہ یہی ایک ملک ہے جو دنیا میں خلافت اسلامیہ کے احیاء اور اسلامی نظام کے دوبارہ نفاذ کی قیادت کر سکتا ہے' لیکن پاکستان کی دینی جماعتیں باہمی خلفشار اور گروہی بالادستی کی ترجیحات میں الجھ کر رہ گئی ہیں۔ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ پاکستان میں نفاذ اسلام کا مسئلہ اب پاکستان کا داخلی مسئلہ نہیں رہا بلکہ بین الاقوامی مسئلہ ہے' کیونکہ پاکستان

میں اسلامی نظام کے نفاذ کو روکنے کی جنگ اب اسلام آباد میں نہیں بلکہ جنیوا اور نیویارک میں لڑی جا رہی ہے اور اس جنگ کی قیادت واشنگٹن اور لندن کر رہے ہیں۔ اسی طرح اقوام متحدہ، ایمنسٹی انٹرنیشنل اور دیگر بین الاقوامی ادارے نفاذ اسلام کی جدوجہد کے خلاف فریق بن چکے ہیں اور وہ انسانی حقوق کے مغربی فلسفہ کو بطور ہتھیار استعمال کر کے نفاذ اسلام کا راستہ روک دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کی دینی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ صورت حال کی سنگینی کا احساس کریں اور اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو یکجا کر کے ہوش مندی کے ساتھ نفاذ اسلام کی جنگ لڑیں۔ انہوں نے مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں اور پاکستانیوں پر بھی زور دیا کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اسلام اور پاکستان کے خلاف مغربی لابیوں کی سرگرمیوں کے تعاقب اور اسلام اور پاکستان کے دفاع کے لیے منظم محنت کریں اور جرات و حوصلہ کے ساتھ کام کریں، کیونکہ اگر نیویارک اور لندن میں رہنے والے یہودی صیہونیت اور اسرائیل کے لیے لابنگ کر سکتے ہیں تو مسلمانوں اور پاکستانیوں کو بھی اپنے دین اور وطن کے لیے لابنگ اور جدوجہد کرنے میں کوئی حجاب محسوس نہیں کرنا چاہیے۔

جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے مرکزی راہ نما علامہ عنایت اللہ گجراتی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو اس کے اسلامی تشخص سے الگ نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی حکومت اور اپوزیشن دونوں سے کوئی بھی اسلام کے ساتھ مخلص نہیں ہے۔ ایک گروہ کی قیادت اسلامی قوانین کو وحشیانہ اور غیر انسانی قرار دیتی رہی ہے اور دوسرے گروہ کی قیادت مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے بنیاد پرست نہ ہونے کا واضح اعلان کر چکی ہے، اس لیے ان دونوں میں سے کسی ایک سے بھی اسلام کے نفاذ کے سلسلہ میں کوئی مثبت توقع نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت سب سے زیادہ ضرورت اتحاد اور اجتہاد کی ہے کہ علماء کرام فرقہ وارانہ اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے متحد ہو جائیں اور اجتہاد کے ذریعہ آج کے مسائل کا حل پیش کریں تاکہ وہ اسلامائزیشن کے سلسلہ میں قوم کی صحیح راہ نمائی کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ حالات کچھ بھی کیوں نہ ہوں، ہمیں بہرحال نفاذ اسلام کی

جنگ لڑنی ہے اور دینی جماعتوں کو اس کے لیے شخصیات کے ٹکراؤ کے دائرہ سے باہر نکل کر مشترکہ جدوجہد کا اہتمام کرنا ہو گا۔

مولانا سعید الرحمٰن تنویر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں اسلام نافذ نہ ہونے کی وجہ سے جہاں پاکستان میں لاقانونیت' غنڈہ گردی اور بدعنوانی کو فروغ حاصل ہوا ہے وہاں اس سے آزادی کشمیر کی جنگ کو بھی نقصان پہنچا ہے اور پاکستان کی صورت حال کو دیکھ کر مجاہدین کشمیر کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دینی جماعتیں آج بھی متحد ہو جائیں تو اسلامی نظام نافذ ہو سکتا ہے۔

کانفرنس کی قراردادیں

مکمل نفاذ اسلام کا مطالبہ

تحریک نفاذ اسلام پاکستان (گلاسگو) کے زیر اہتمام نظام شریعت کانفرنس کا یہ اجلاس اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی نظام کے عملی نفاذ میں مسلسل تاخیر پر سخت تشویش' اضطراب اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ نفاذ اسلام کے تقاضے پورے نہ ہونے کے باعث نہ صرف قیام پاکستان کا مقصد ابھی تک ادھورا ہے بلکہ قومی زندگی فکری انتشار اور اخلاقی بے راہ روی کا شکار ہو گئی ہے جس کے نتیجے میں بدعنوانی' نااہلیت' رشوت اور بد دیانتی قومی زندگی کے ہر شعبہ میں تیزی کے ساتھ سرایت کرتی جا رہی ہے اور وطن عزیز جرائم اور لاقانونیت کی آماجگاہ بن کر رہ گیا ہے۔ یہ اجتماع اپنے اس یقین کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن و سنت کی غیر مشروط بالادستی اور اسلامی نظام کے مکمل نفاذ کے بغیر قومی زندگی کو موجودہ خلفشار اور افراتفری کی دلدل سے نجات دلانا ممکن نہیں ہے۔ یہ اجتماع نفاذ اسلام کے سلسلہ میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں کے طرز عمل پر قطعی عدم اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور دینی قوتوں کے باہمی خلفشار کو نفاذ اسلام کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ قرار دیتے ہوئے ملک کی تمام دینی و سیاسی جماعتوں سے اپیل کرتا

ہے کہ وہ شریعت اسلامیہ کی بالادستی اور نفاذ کے سلسلہ میں اپنے نیم دلانہ طرز عمل اور گومگو کی پالیسی پر نظر ثانی کریں اور قیام پاکستان کے حقیقی مقصد کی طرف عملی اور سنجیدہ پیش رفت کا اہتمام کریں۔

قومی اسمبلی کی آئینی کمیٹی سے اپیل

یہ اجلاس دستور پاکستان بالخصوص آٹھویں آئینی ترمیم کے بل پر نظر ثانی کے لیے قومی اسمبلی کی قائم کردہ آئینی کمیٹی کے حوالہ سے ان اطلاعات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ آئین پر نظر ثانی کا مقصد آئین کی اسلامی دفعات کو غیر موثر بنانا ہے تاکہ پاکستان کو ایک سیکولر مملکت بنانے کے لیے مغربی قوتوں کے تقاضوں کی تکمیل کی جا سکے۔ یہ اجلاس سمجھتا ہے کہ اگر دستور پاکستان کی اسلامی دفعات کو غیر موثر بنانے کی کوشش کی گئی تو یہ قیام پاکستان کے نظریاتی مقاصد کے ساتھ بے وفائی ہو گی' اس لیے قومی اسمبلی کی آئینی کمیٹی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اسلامیان پاکستان کے دینی جذبات کو ملحوظ رکھے اور نظرثانی کے کام کے دوران اسلامی دفعات کو غیر موثر بنانے کی بجائے دستور کی ان دفعات میں ترامیم تجویز کرے جو اسلام کے عملی نفاذ کی راہ میں رکاوٹ ہیں تاکہ دستوری تضادات کو دور کر کے پاکستان میں قرآن و سنت کی عملداری کی راہ ہموار کی جا سکے۔

وحدت پاکستان کے خلاف سازشیں

یہ اجلاس وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وحدت کے خلاف مبینہ سازشوں پر تشویش کا اظہار کرتا ہے جن میں کراچی کو فری پورٹ بنانے کا منصوبہ' کشمیر کو خود مختار حیثیت دے کر امریکہ کا فوجی اڈہ بنانے کی تجویز اور شمالی علاقہ جات کو کشمیر سے الگ کر کے ایک جداگانہ اسماعیلی ریاست بنانے کے پروگرام شامل ہیں۔ یہ اجلاس پاکستان کی حکومت' حزب اختلاف اور دینی و سیاسی جماعتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وطن عزیز کی وحدت اور

استحکام کے خلاف عالمی سطح پر سامنے آنے والی ان سازشوں کے بارے میں ملکی رائے عامہ کو اعتماد میں لیا جائے اور ان کے سدباب کے لیے مشترکہ طور پر موثر لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔

مجاہدین کشمیر کے ساتھ یک جہتی

یہ اجلاس کشمیر کی آزادی کے لیے قربانیوں کی ایک نئی تاریخ مرتب کرنے والے مجاہدین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے ساتھ مکمل یک جہتی کا اظہار کرتا ہے اور پاکستان میں حکومت اور اپوزیشن کے موجودہ سیاسی خلفشار کو مجاہدین کشمیر کی جدوجہد کے لیے انتہائی نقصان دہ قرار دیتے ہوئے حکومت اور اپوزیشن کے لیڈروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ باہمی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مجاہدین کشمیر کی اخلاقی اور سیاسی امداد کے لیے مشترکہ لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔

قاہرہ کانفرنس کی تجاویز پر اظہار افسوس

یہ اجلاس اقوام متحدہ کی قاہرہ کانفرنس کی طرف سے ۱۔ شادی کے بغیر جنسی تعلقات کی حوصلہ افزائی، ۲۔ تعلیمی اداروں میں جنسی تعلیم کے فروغ، ۳۔ اسقاط حمل کے قانونی تحفظ اور ۴۔ مانع حمل اشیاء کی کھلے بندوں فراہمی کی تجاویز کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے انہیں مسلم معاشرت کی مذہبی بنیادوں پر براہ راست حملہ سمجھتا ہے اور حکومت پاکستان سمیت تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان تجاویز کو مسترد کرنے کا اعلان کریں۔

بیرون ملک مقیم پاکستانیوں سے اپیل

یہ اجلاس اسلام اور پاکستان کے بارے میں عالمی ذرائع ابلاغ اور بین الاقوامی لابیوں کے منفی پراپیگنڈہ پر افسوس کا اظہار کرتا ہے اور پاکستان کے داخلی اور نظریاتی معاملات کو

انسانی حقوق کے نام نہاد مغربی فلسفہ کے سانچے میں ڈھالنے کی مہم کو ملت اسلامیہ کے مذہبی معاملات میں مداخلت تصور کرتا ہے جس کی واضح مثال توہین رسالت کی سزا کے قانون' قادیانیت آرڈی نینس اور اسلامی قوانین کے خلاف مغربی لابیوں کا طرز عمل ہے۔ یہ اجلاس سمجھتا ہے کہ اس سلسلہ میں اسلام اور وطن عزیز پاکستان کا دفاع مغربی ممالک میں مقیم پاکستانیوں کی ذمہ داری ہے اور انہیں اس کے لیے منظم فکری اور نظریاتی جدوجہد کرنی چاہیے۔ نیز یہ اجلاس مغربی ممالک میں مقیم پاکستانیوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنی نئی نسل کو اسلام اور اسلامی معاشرت کے ساتھ وابستہ رکھنے کی فکر کریں اور نوجوانوں کی دینی تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں تاکہ مسلمانوں کی نئی پود کے مذہبی تشخص کا تحفظ ہو سکے۔

تحریک نفاذ اسلام پاکستان کی جدوجہد

نظام شریعت کانفرنس کے انعقاد کے ساتھ تحریک نفاذ اسلام پاکستان گلاسگو اپنی جدوجہد کے باقاعدہ آغاز کا اعلان کرتی ہے۔ یہ پاکستان میں نفاذ اسلام اور بیرون ملک اسلام اور پاکستان کے دفاع کی نظریاتی اور فکری جدوجہد ہو گی جو فرقہ وارانہ کشمکش' انتخابی سیاست اور حکومتی لابیوں سے بالاتر رہتے ہوئے شریعت اسلامیہ کی بالادستی کے لیے جاری رہے گی۔ یہ اجلاس ان مقاصد سے اتفاق رکھنے والے تمام مسلمانوں سے اس مقدس مشن میں دامے' قدمے' سخنے ہر طرح کے تعاون کی اپیل کرتا ہے۔

ورلڈ اسلامک فورم کی مرکزی کونسل کا سالانہ اجلاس

رپورٹ، فیصلے اور قراردادیں

ورلڈ اسلامک فورم کی مرکزی کونسل کا اجلاس یکم اکتوبر ۹۴ء کو مسجد ابوبکرؓ ساؤتھ آل لندن میں مولانا زاہد الراشدی کی زیر صدارت منعقد ہوا، جس میں گزشتہ دو سالہ کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے آئندہ سال کے لیے کام کی ترتیب طے کی گئی اور فورم کے تنظیمی ڈھانچے پر نظر ثانی کی گئی۔

فورم کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے گزشتہ دو سال کی کارگزاری رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس دوران:

سالانہ تعلیمی سیمینار

لندن میں دو سالانہ تعلیمی سیمینار منعقد ہوئے جن میں مولانا خواجہ خان محمد، مولانا سید ارشد مدنی، مولانا مجاہد الاسلام قاسمی، پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی، ڈاکٹر محمود احمد غازی، ڈاکٹر علامہ خالد محمود، پیر سید بدیع الدین راشدی، صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن قادری، مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی، سید طفیل حسین شاہ اور دیگر سرکردہ حضرات نے خطاب کیا۔

فکری نشستیں

لندن اور گوجرانوالہ میں متعدد فکری نشستیں منعقد کی گئیں جن میں شیخ الحدیث مولانا

محمد سرفراز خان صفدر، جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا سعید احمد پالن پوری، افتخار عظمی مرحوم، ڈاکٹر محمد شریف بقا اور دیگر اہل علم نے مختلف موضوعات پر خطاب کیا۔ لندن کی فکری و ادبی نشستیں تحریک ادب اسلامی کے تعاون سے منعقد کی گئیں۔

اسلامک ہوم اسٹڈی کورس

دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے تعاون سے یورپ کے مسلم نوجوانوں کے لیے اردو اور انگلش میں "اسلامک ہوم اسٹڈی کورس" کے نام سے خط و کتابت کورس شروع کیا گیا، جس کا مستقل آفس مدنی مسجد نوٹنگھم میں کام کر رہا ہے اور ایک سالہ مطالعہ اسلام کورس شروع ہو چکا ہے۔

قرآن کریم کا انگلش ترجمہ

مختلف ماہرین کے مشورہ سے قرآن کریم کے انگلش تراجم میں سے زبان و مواد کے لحاظ سے آسان ترجمہ کا انتخاب کر کے فورم کی طرف سے اس کے الگ ایڈیشن کی اشاعت کا اہتمام کیا گیا۔ یہ ترجمہ مدینہ یونیورسٹی کے استاذ پروفیسر الشیخ محمد تقی الہلالی اور ڈاکٹر محمد محسن خان کا ہے اور فورم کی طرف سے اس کا الگ ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔

دینی مکاتب کی جائزہ رپورٹ

برطانیہ میں کام کرنے والے دینی مکاتب کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے تجربہ کار اساتذہ کے مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا اور اس کی طرف سے ایک جائزہ رپورٹ پیش کی گئی۔

سیٹلائیٹ میڈیا

مغربی ذرائع ابلاغ اور لابیوں بالخصوص قادیانیوں کے طرف سے سیٹلائیٹ میڈیا کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پراپیگنڈہ کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے لندن میں

میڈیا کے ماہرین کے سیمینار کا اہتمام کیا گیا' جس میں ڈاکٹر اکبر ایس احمد مہمان خصوصی تھے۔ اس سیمینار کی تجاویز کی روشنی میں وڈیو وژن انٹرنیشنل اور چاندنی وی کے نام سے کام کرنے والی دو فرموں سے اسلامی مقاصد کے لیے سیٹلائٹ میڈیا کے استعمال کے امکانات کا جائزہ لینے کے لیے مذاکرات جاری ہیں۔

قاہرہ کانفرنس

بہبود آبادی کے عنوان سے اقوام متحدہ کی قاہرہ کانفرنس کے فیصلوں اور مسلم معاشرہ پر ان کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے لندن اور برمنگھم میں ورلڈ اسلامک فورم کی دعوت پر مختلف مکاتب فکر کے علماء اور دانش وروں کے اجتماعات ہوئے جن میں اسقاط حمل' تعلیمی اداروں میں جنسی تعلیم' شادی کے بغیر جنسی تعلقات کی حوصلہ افزائی' ہم جنس پرستی کے قانونی تحفظ اور مانع حمل اشیاء کی کھلے بندوں فراہمی کو یقینی بنانے کے بارے میں قاہرہ کانفرنس کی تجاویز کے منفی اثرات کو اجاگر کیا گیا اور علماء کرام کو ان کے خلاف عملی جدوجہد کے لیے آمادہ کیا گیا۔

گستاخ رسولؐ کے لیے موت کی سزا

پاکستان میں گستاخ رسولؐ کے لیے موت کی سزا کے قانون کے خلاف مغربی لابیوں کے پراپیگنڈہ اور امریکی حکومت کی مداخلت کے خلاف کراچی' لاہور' گوجرانوالہ' اور ہری پور ہزارہ میں علماء کرام کے اجتماعات منعقد کیے گئے۔

ماہنامہ الشریعہ

فورم کا ترجمان ماہنامہ الشریعہ اس دوران گوجرانوالہ سے اردو زبان میں باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔

بیرونی دورے

فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے اس دوران سعودی عرب، کینیا، ازبکستان اور افغانستان کا دورہ کیا، جبکہ سیکرٹری جنرل مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے بھارت، پاکستان اور پرتگال کا دورہ کیا اور فورم کے مقاصد کے حوالہ سے مختلف اجتماعات میں شرکت کی۔

مرکزی دفتر

فورم کا مرکزی دفتر اس وقت لندن کے ختم نبوت سنٹر (۳۵ سٹاک ویل گرین) میں کام کر رہا ہے، جبکہ فارسٹ گیٹ کے علاقہ میں مستقل ہیڈ آفس اور دینی مکتب کے قیام کے لیے عمارت کا سودا کیا گیا ہے، جس کی رقم مہیا نہ ہو سکنے کی وجہ سے بروقت خریداری مکمل نہیں ہو سکی۔ تاہم اس سلسلہ میں سودے کی تکمیل کے لیے کوشش بدستور جاری ہے۔

مالی صورت حال

سیکرٹری جنرل نے فورم کے مالی حالات کے بارے میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے فورم کے قیام کے آغاز میں ہی بطور پالیسی یہ طے کر لیا تھا کہ ہم کسی مسلم حکومت کی لابی سے وابستہ نہیں ہوں گے اور مساجد میں چندہ کا مروجہ طریق کار بھی اختیار نہیں کریں گے، جس کی وجہ سے ہمیں اپنے کام کے لیے وسائل کی فراہمی میں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اور اس وقت صورت حال یہ ہے کہ مرکزی دفتر کے لیے بلڈنگ کی خریداری کے سلسلہ میں ہمارے پاس تیرہ ہزار پونڈ کے لگ بھگ رقم موجود ہے، جبکہ دوسری طرف دیگر اخراجات کی مد میں ہم دس ہزار پونڈ سے زیادہ رقم کے مقروض ہیں اور ہمارا کام چونکہ روایتی طرز کا نہیں ہے، اس لیے اس کی افادیت اور اہمیت کی طرف اصحاب خیر کو توجہ دلانے میں بے حد دشواری پیش آ رہی ہے۔

آئندہ پروگرام کی ترتیب

مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے آئندہ سال کے لیے فورم کے مجوزہ پروگرام کا مندرجہ ذیل خاکہ پیش کیا:

---- ○ مرکز کے لیے بلڈنگ کی خریداری کے کام کو مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

---- ○ اسلامک ہوم اسٹڈی کورس کے پروگرام کو مزید توسیع دی جائے گی۔

---- ○ پرتگالی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے گا۔

---- ○ ماہنامہ الشریعہ میں انگلش صفحات کا اضافہ کیا جائے گا اور لندن سے فورم کے ایک خبرنامہ کا اردو اور انگلش دو زبانوں میں اجراء کیا جائے گا۔

---- ○ فورم کا تیسرا سالانہ تعلیمی سیمینار ۱۱ جون ۹۵ء کو لندن میں منعقد ہوگا

---- ○ جون ۹۵ء کے دوران لندن میں ائمہ مساجد اور خطباء کے لیے پندرہ روزہ تربیتی کورس کا اہتمام کیا جائے گا۔

---- ○ فکری نشستیں حسب معمول لندن اور گوجرانوالہ میں منعقد ہوتی رہیں گی۔

---- ○ مولانا زاہد الراشدی سعودی عرب کا اور مولانا محمد عیسیٰ منصوری جنوبی افریقہ کا دورہ کریں گے۔

مرکزی کونسل نے گزشتہ کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے مالی صورت حال کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا اور آئندہ سال کے مجوزہ پروگرام کی منظوری دی۔ اس کے علاوہ مرکزی کونسل نے آئندہ سال کے لیے فورم کے تنظیمی ڈھانچہ پر بھی نظر ثانی کی جس کے مطابق فورم کے عہدہ دار درج ذیل ہوں گے:

سرپرست ۱۔ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر، گوجرانوالہ (پاکستان)

۲۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ پٹیل، ترکیسر، گجرات (انڈیا)

۳۔ پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی، ڈربن (جنوبی افریقہ)

چیئرمین مولانا زاہد الراشدی، گوجرانوالہ (پاکستان)

ڈپٹی چیئرمین مولانا مفتی برکت اللہ فاضل دیوبند، (لندن)

سیکرٹری جنرل مولانا محمد عیسیٰ منصوری، (لندن)

ڈپٹی سیکرٹری مولانا سید اسد اللہ طارق گیلانی، (ساؤتھ آل)

سیکرٹری دفتری امور الحاج عبدالرحمٰن باوا، (لندن)

سیکرٹری تعلیم مولانا رضاء الحق، (نوٹنگھم)

سیکرٹری میڈیا مولانا فیاض عادل فاروقی، (لندن)

سیکرٹری رابطہ حافظ حفظ الرحمٰن تاراپوری، (لندن)

سیکرٹری مالیات الحاج غلام قادر، (لندن)

ارکان مرکزی کونسل: مولانا ابوبکر سعید (لندن)، مولانا قاری عبدالرشید رحمانی (لندن)، مولانا محمد عمران خان جہانگیری (لندن)، مولانا منظور احمد الحسینی (لندن)، مولانا حافظ ممتاز الحق (لندن)، پروفیسر عبدالجلیل ساجد (براٹن)، حافظ سعید احمد شاہ (ٹورانٹو)، جناب محمد اشرف (واشنگٹن)، مولانا محمد فاروق سلطان (کوپن ہیگن)، مولانا محمد سلیم دھورات (لیسٹر)، محمد سلیمان خان (لندن)، محمد انور شریف (لندن)، محمد اقبال روات (لندن)، محمد شفیق (لندن)، بیرسٹر یوسف اختر (لندن)

قرار دادیں

اجلاس میں ایک قرار داد کے ذریعہ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ اور ورلڈ اسلامک فورم کے سرپرست حضرت مولانا مفتی عبدالباقیؒ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی ملی و دینی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا اور ان کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ نیز مولانا محمد عیسیٰ منصوری کی والدہ محترمہ اور مولانا رضاء الحق کے والد محترم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

ایک اور قرار داد میں سعودی عرب میں سرکردہ علمائے کرام اور اہل دین کی گرفتاریوں

پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس موقف کا اظہار کیا گیا کہ مسلم ممالک میں امریکی تسلط اور ناروا مداخلت کے خلاف کلمہ حق بلند کرنا اور عوام کے لیے شریعت اسلامیہ کی بنیاد پر حقوق کا مطالبہ کرنا علمائے دین کی ذمہ داری ہے اور جو علمائے کرام اس سلسلہ میں جدوجہد کر رہے ہیں وہ کسی بھی ملک میں ہوں' پورے عالم اسلام کی طرف سے تعاون اور حوصلہ افزائی کے مستحق ہیں۔ قرار داد میں سعودی حکومت سے اپیل کی گئی ہے کہ علماء کرام کی گرفتاریوں کا سلسلہ بند کیا جائے' گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے اور ان کے جائز مطالبات کو منظور کیا جائے۔

ایک اور قرار داد میں دنیا بھر کی مسلم حکومتوں سے اپیل کی گئی ہے کہ مغرب کے سیاسی و معاشی' سائنسی اور تہذیبی تسلط سے نجات حاصل کرنے اور مسلم ممالک میں خلافت راشدہ کی بنیاد پر مکمل اسلامی نظام نافذ کرنے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔

ایک اور قرار داد میں اقوام متحدہ کی قاہرہ کانفرنس کی طرف سے تعلیمی اداروں میں جنسی تعلیم کے فروغ' شادی کے بغیر جنسی تعلیمات اور ہم جنس پرستی کی حوصلہ افزائی اور اسقاط عمل کے قانونی تحفظ کی تجاویز کو قرآن و سنت کی بنیادی تعلیمات کے منافی قرار دیتے ہوئے مسلم حکومتوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ان خلاف اسلام تجاویز کو قبول نہ کرنے کا واضح اعلان کریں۔

> یورپ کا معیار یہ ہے کہ وہ جلد از جلد سوسائٹی کے تمام مسائل کو حل کرنا چاہتا ہے۔ وہ ایسے لائحہ عمل کی تلاش میں ہے کہ جس کے ذریعہ سے زندگی امن و صحت کے ساتھ بسر ہو سکتی ہے۔ وہ رکاوٹیں جو راہ میں حائل ہو جاتی ہیں' باقی نہ رہیں۔ تو اس کی صورت صرف یہ ہے کہ اسلام کی تعلیم کو پیش کر دو۔ لیکن اس سے پہلے اس مسئلہ کو حل تو کرو کہ یہ تعلیم کن صورتوں میں پیش کی جائے۔ اس کے لیے قدم بڑھانا چاہیے۔ اس میں نقصان نہیں' کوئی برائی نہیں۔ اگر تعلیم انسان کے لیے ہے اور اس لیے ہے کہ زمین پر بسنے والے اس پر عمل کریں' تو اسی حالت میں' اسی صورت میں پیش کرو کہ وہ اسے دیکھ کر گھبرا نہ جائیں۔ اور اگر اس لیے ہے کہ اس پر فرشتے عمل کریں تو تمہیں اختیار ہے۔
>
> (ابو الکلام آزادؒ)

مولانا محمد عیسیٰ منصوری کا دورہ جنوبی افریقہ

ورلڈ اسلامک فورم کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد عیسیٰ منصوری ان دنوں جنوبی افریقہ کے دورہ پر ہیں۔ فورم کے سیکرٹری برائے تنظیمی امور مولانا محمد اسماعیل پٹیل بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ انہوں نے فورم کے سرپرست ڈاکٹر سید سلمان ندوی، جمعیت علماء افریقہ صوبہ نٹال کے صدر مولانا محمد یونس پٹیل اور دارالعلوم زکریا کے مہتمم مولانا شبیر احمد سلوجی کے علاوہ متعدد دیگر سرکردہ علماء کرام سے بھی ملاقاتیں کیں اور فورم کے مقاصد اور پروگرام کے حوالہ سے ان سے تبادلہ خیال کیا۔ مولانا منصوری نے مختلف مقامات پر دینی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کی دعوت کو نسل انسانی کے تمام طبقوں تک پہنچانے اور اسلام کے بارے میں مختلف حلقوں میں پائے جانے والے خدشات و شبہات کے ازالہ کے لیے منظم اور سرتوڑ محنت کی ضرورت ہے اور علماء کرام کو اس کام کی طرف سنجیدگی کے ساتھ توجہ دینی چاہیے۔ مولانا منصوری نے علماء کرام، دانش وروں اور اصحاب خیر سے اپیل کی کہ وہ ورلڈ اسلامک فورم کے مقاصد اور پروگرام کے لیے تعاون کریں اور اس جدوجہد کو منظم کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

جمعیت اہل سنت گوجرانوالہ کا استقبالیہ

ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ پاکستان میں شریعت اسلامیہ کی بالادستی کی جنگ اسلام آباد میں نہیں بلکہ واشنگٹن، نیویارک، جنیوا اور لندن میں لڑی جا رہی ہے اور مغربی لابیاں اقوام متحدہ کے چارٹر اور جنیوا کنونشن کی

قراردادوں کی آڑ میں انسانی حقوق کے ہتھیاروں کے ساتھ اسلامی نظام حیات پر حملہ آور ہیں۔ وہ گزشتہ شب مسجد صدیقیہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں جمعیت اہل سنت کی طرف سے دیے گئے استقبالیہ سے خطاب کر رہے تھے جو دورہ برطانیہ سے واپسی پر ان کے اعزاز میں دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مغربی جمہوریت اور کمیونزم کے درمیان سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد مغربی ذرائع ابلاغ اور لابیوں کا سب سے بڑا ہدف اسلام ہے اور ایک منظم سازش کے تحت اسلام کو سولائزیشن کے مخالف اور انسانی حقوق سے محروم کرنے والے مذہب کے طور پر پیش کیا جارہا ہے جس کا مقصد عالمی رائے عامہ کو اسلام سے متنفر کرنا اور مسلمانوں کی نئی نسل کو اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات اور بے یقینی سے دوچار کرنا ہے' اس لیے اس محاذ پر ٹھوس فکری اور نظریاتی کام کی ضرورت ہے اور ورلڈ اسلامک فورم اسی مقصد کے لیے جدوجہد کو منظم کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ خلافت راشدہ کی بنیاد پر اسلامی نظام کا صحیح تعارف دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت پاکستان کے علاوہ انڈونیشیا' ملیشیا' مراکش' مصر' ترکی' الجزائر' تونس اور دیگر مسلم ممالک میں اسلامائزیشن کی تحریکیں موجود ہیں اور مسلم ممالک کے حکمران اپنے ملک کے عوام اور اسلام کا ساتھ دینے کی بجائے مغربی حکومتوں کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں اور متعدد ممالک میں اسلامائزیشن کا تحریکات ریاستی جبر کا شکار ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سعودی عرب میں بھی خلافت راشدہ اور قرآن و سنت کی بنیاد پر شرعی حقوق کی بحالی کے لیے علماء و مشائخ سرگرم عمل ہیں اور متعدد سرکردہ علماء اس جدوجہد کی وجہ سے گرفتار کر لیے گئے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خلیج میں امریکہ کی نئی افواج کی آمد دراصل اس خطہ میں دینی بیداری کی تحریکات کو کچلنے اور مغربی مفادات کے لیے کام کرنے والی حکومتوں کے تحفظ کے لیے ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی کی دینی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ آنے والے حالات کا بروقت اندازہ کریں اور عالم اسلام کی صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے مسلم ممالک میں ریاستی جبر کا شکار بننے والی دینی تحریکات کا ساتھ دیں۔ استقبالیہ تقریب کی صدارت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی نے کی اور جمعیت اہل سنت کے راہ نما مولانا حافظ گلزار احمد آزاد نے بھی خطاب کیا جبکہ علماء اور کارکنوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔

وفاقی وزارت تعلیم کا افسوسناک فیصلہ

وفاقی وزارت تعلیم کی طرف سے امسال فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن اسلام آباد کو مڈل سٹینڈرڈ سالانہ امتحان کا انتظام سپرد کیا گیا تھا۔ بورڈ نے اپنے اکیڈمک سیل کے ذریعہ مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان کی پالیسی کے اعلان میں قرآن پاک ناظرہ اور عربی لازمی کو امتحان سے خارج کر دیا ہے۔ جبکہ اسلامیات (لازمی) اور مطالعہ پاکستان کے نمبرات ۱۰۰ سے نصف کر کے ۵۰ کر دیے ہیں۔ فیڈرل بورڈ کے اس فیصلہ نے مسلم قوم کے نونہالوں کو قرآن کریم اور اس کی زبان عربی اور پاکستان سے متعلق معلومات سے ناآشنا کر کے اسلام دشمنی کا واضح ثبوت مہیا کر دیا ہے جبکہ تین سال قبل وفاقی محتسب کی ہدایت پر وفاقی وزارت تعلیم نے ناظرہ قرآن کو سرکاری مدارس میں لازمی قرار دے کر امتحان کے ۴۰ نمبر مقرر کیے تھے۔ یہ کتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ جس ملک کی بنیاد نظریہ اسلام پر رکھی گئی ہے اس میں قرآن کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔

بنا بریں ہمارا مطالبہ ہے کہ مسلم قوم کے بچوں کو اسلام، قرآن اور نظریہ پاکستان سے بے بہرہ اور محروم نہ کیا جائے۔ قرآن اور اسلام کے خلاف سازش کرنے والے افسران سے باز پرس کی جائے اور مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان کا اختیار بورڈ سے واپس لے کر ثانوی تعلیمی مدارس کو لوٹایا جائے، جیسا کہ ملک کے چاروں صوبوں میں ہے۔

نیز سرکاری مدارس میں قرآن کریم کی تعلیم کا معقول انتظام کیا جائے۔ اور عربی و اسلامیات کو یکجا کر کے بی اے کی سطح تک لازمی مضمون قرار دیا جائے۔

منجانب مولانا قاری محمد نذیر فاروقی

سیکرٹری جنرل جمعیت اہل سنت اسلام آباد

Islamic Computing Center

Pioneer Electronic Publishers of Islamics

A Revolution in Islamic Learning Software

Put Shelves of Islamic Reference at Your Desktop

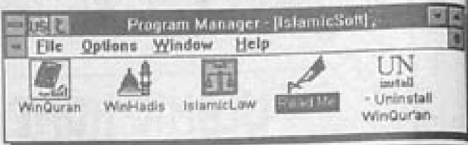

WinQur'an

Available for:
- WINDOWS
- MACINTOSH
- DOS

- Full Translations by Abdullah Yusuf Ali & Mohammad M Pickthall
- Arabic Text (Optional)
- Simple and Advanced Searching of Ayaat
- Printing, Saving and Exporting
- Now with Sound of Tilawah
- only 4 Mb Disk space taken
- Sound files take up to 10 Mb

Only **$ 79.00**

WinHadith

الحديث

Available for:
- WINDOWS
- MACINTOSH
- DOS

- Nearly 10 000 full English meanings of Ahadith

Books Included:
- Sahih Al-Bukhari
- Sahih Muslim
- Al Muwatta
- Abu Dawud
- Mishkat Al-Masabih
- Standard Searching, Printing, Saving & Exporting features

Only **$ 79.00**

Islamic LawBase

الشريعة

Available for:
- WINDOWS
- Macintosh
- DOS

- Over 5000 pages from five major Islamic legal resources

Books Included:
- Fiqhus Sunnah, Muwatta
- Hedaya Al-Marghinani
- Majallat al-Ahkam
- Risala al-Qairawani
- Advanced searching for words, subjects.
- Requires 25 MB Disk space

Only **$ 79.00**

Special Offer: Upgrade from any Islamic Software for just **$59.00** each

System Requirements
- Windows 3.1 with 2MB Ram, 5 - 45 Mb Hard disk
- For Mac System 7.0 and above 5 - 45 Mb Disk space
- For DOS 3.3 and above 10 - 50 Mb Disk space

Helpline and Technical Support

INTERNET: BARKATULLA@LAMP.AC.UK
100010.423@COMPUSERV.COM

In Pakistan contact: الشريعة
AL-Shariah Academy
Central Mosque, P. O. Box 331,
Gujranwala Pakistan
Tel & Fax:(0431) 219 663

73 St. Thomas's Road
LONDON N4 2QJ (U.K.)
(0044) 171-359 6233
FAX (0044) 171- 226